SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, April 23, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at five thirty of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(سورۃ النحل)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ
فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ
تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ خالق و مالک کائنات کی ذات وہ بابرکات ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا۔ کوئی چیز اس کے شریک کیسے ہو سکتی ہے وہ ان کے شریک بنانے سے بالا و برتر ہے اس نے آدمی کو نطفے سے پیدا کیا مگر اس کی یہ کجروی تو دیکھو کہ اپنے معبود کے سامنے سربسجود ہونے کے بجائے اس خالق کے بارے میں وہ کھلم کھلا جھگڑنے لگا اور چوپائے تو اس نے تمہارے واسطے پیدا کئے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, April 23, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at five thirty of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(سورۃ النحل)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ
فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ
تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ خالق و مالک کائنات کی ذات وہ بابرکات ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا۔ کوئی چیز اس کے شریک کیسے ہو سکتی ہے وہ ان کے شریک بنانے سے بالا و برتر ہے اس نے آدمی کو نطفے سے پیدا کیا مگر اس کی یہ کجروی تو دیکھو کہ اپنے معبود کے سامنے سربسجود ہونے کے بجائے اس خالق کے بارے میں وہ کھلم کھلا جھگڑنے لگا اور چوپائے تو اس نے تمہارے واسطے پیدا کئے

ان میں تمہارے لئے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور جب تم ان چوپاؤں کو شام کے وقت چرا کر لاتے ہو اور صبح چرانے کے لئے لے جاتے ہو تو اس میں تمہاری عزت شان ہے اور ان میں بہت سے چوپائے تمہارے بوجھ اٹھا کر دور دراز شہروں میں لے جاتے ہیں جہاں تم نفس کی انتہائی مشقت کے بغیر نہیں پہنچ سکتے۔ یہ اللہ کی شفقت و رحمت نہیں تو کیا ہے بے شک تمہارا رب نہایت شفقت والا اور بہت مہربان ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جناب ڈپٹی چیئرمین : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -----

Mr. Javed Jabbar: Sir, this is the first sitting of the Senate after the recent passing away of two eminent political leaders Mian Mahmood Ali Kasuri, Mir Ali Ahmed Talpur and all those innocent people killed in Karachi and elsewhere in this country. I suggest that we should offer a brief prayer in their memory.

OATH-TAKING

جناب ڈپٹی چیئرمین : دعا ہو گی اوتھ ہونے کے بعد، نئے ممبر جو آئے ہیں ان سے اوتھ لے لیں۔ جناب مظہر علی صاحب۔

(جناب مظہر علی صاحب نے حلف اٹھایا)

(applause)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Deputy Chairman: Announcement of panel of Presiding Officers for this Session:

In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, I nominate the following members in the order of precedence to form a panel of Presideing Officers for the session of April-May, 1987 the Senate of Pakistan:

1 Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir,

2. Mr. Shad Muhammad Khan,

3. Mr. Ahmed Mian Soomro.

Next item is an announcement regarding appointment of the Leader of the House.

Under Rule 1, sub-rule (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, the Prime Minister has been pleased to appoint Mr. Muhammad Ali Khan, Senator, to act as a Leader of the House in the Senate during the ensuing two sessions of the Senate.

FATEHA

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : پوائنٹ آف آرڈر، جناب عالی! جس طرح جاوید جبار صاحب نے کہا ایک دوسری خبر یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن اور مشہور عالم دین مولانا مفتی سید سیاح الدین کاکاخیل صاحب حادثے کا شکار ہو گئے ہیں۔ اس ایوان سے درخواست ہے کہ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں قاضی صاحب سے درخواست کروں گا کہ دعائے مغفرت کریں۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : سوالات۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب' سوال نمبر ۱۔

QUESTIONS AND ANSWERS

HIGHER EDUCATION FOR THE CHILDREN OF OVERSEAS PAKISTANIS

1. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government gives preference to the children of overseas Pakistanis in providing them higher education in Pakistan ; and

(b) if so, the name of such colleges?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro (Answered by Mr. Muhammad Ibrahim Baluch): (a) The children of overseas Pakistanis are treated at par with the children of other citizens in the matter of higher education.

However the Overseas Pakistanis Foundation, an autonomous body of the Manpower and Overseas Pakistanis Division, has got reserved a number of seats in Lawrence College, Ghora Gali and PAF Model School, Lower Topa for the children of oversas Pakistanis as per details below:

Lawrence College, Ghora Gali

Seats reserved in Class-I	.. ..	10 per annum
Seats reserved in Class-V	.. ..	10 per annum
Total	..	20 per annum

PAF MODEL SCHOOL, LOWER TOPA

Hostel seats ..	.. .. ..	80
Day Scholar seats	.. .. ..	25
Total	..	105

In addition the Foundation has set up a girls college in Islamabad for the daughters of overseas Pakistanis.

(b) As explained under (a) above.

جناب ڈپٹی چیئرمین : ضمنی سوال ؟

Mr. Javed Jabbar: Point of order Sir. I mean to say Sir, on the very first day of the Senate session of this new year the Minister Incharge has not graced us with his presence.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی ضمنی سوال، جناب عبدالرحیم صاحب !

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محنت و افرادی قوت یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کیا ان کالجوں میں داخلہ کے لئے کوٹہ میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ ہے یا نہیں ؟ اور اگر یہ نشستیں سالانہ دس ہیں تو اس میں صوبہ وار کیا تعداد ہے ؟

جناب محمد ابراہیم بلوچ : اس میں تو صوبے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ اوورسیز پاکستانیوں

کے لئے ہیں اور اس کی تعداد جیسے بتائی گئی ہے کہ لارنس کالج گھوڑا گلی میں پہلی کلاس کے لئے دس ہیں سالانہ ، پانچویں کلاس کے لئے بیس ہیں اور پی اے ایف ماڈل سوشل کے لئے ہاسٹل میں اسّی سیٹیں ہیں۔ اور ڈے سکالرز کے لئے ۲۵ ہیں جو ۱۰۵ بنتی ہیں اور میرے خیال میں یہ تعداد ابھی تک کافی ہے کیونکہ اس سے زیادہ بچے نہیں آرہے ہیں اور ایسا کوئی پرابلم بھی پیدا نہیں ہوا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداخیل : کیا وزیر محترم متعلقہ یہ بیان فرمائیں گے کہ باہر جو پاکستانی ہیں ان کی تعداد کیا ہے اور ان کے بچوں کی تعلیم کا کیا بندوبست ہے ؟

جناب محمد ابراہیم بلوچ : جناب یہ سوال اس سے متعلق نہیں ہے۔ لہٰذا فریش نوٹس درکار ہے پھر ہم بتائیں گے کہ اس میں تعداد کیا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداخیل : اسی کو فریش نوٹس تسلیم کیا جائے کیونکہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہر ایک سوال کا فریش نوٹس ہی دیتا پھروں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کے لئے تو جناب آپ کو فریش نوٹس دینا ہی پڑے گا۔ کوئی اور ضمنی سوال ؟ جی امان روم صاحب :

Mr. M. Aman-i-Room: Would the honourable Minister tell us what the Overseas Foundation is contributing towards schools where they have got the special seats for the children of the overseas Pakistanis?

Mr. Muhammad Ibrahim Baluch: Lawrence College, Ghora Gali has been given about twenty lacs rupees for the ten seats to make some building there and for the P.A.F. College the Ministry has paid about thirty lacs eighty seven thousand rupees.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۲ ، حاجی ملک فرید اللہ خان۔

ALLOCATION OF FUNDS FOR 1986-87 TO FATA CORPORATION

2. ***Malik Farid ullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total amount allocated to FATA Corporation for 1986-87 indicating separately the funds earmarked for industry, minerals and irrigation; and

(b) the annual non-development expenditure of the Corporation during the last 2 years?

Syed Qasim Shah (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan): (a) the total amount allocated to FATA Development Corporation for its annual development programme for the year 1986-87 is Rs. 144.902 million. The sector wise break-up of this allocation is as under:—

Sector	Amount (Rs. in million)
Water	113.907
Industry	1.520
Minerals	16.495
PP and Housing	12.980
Total ..	144.980

(b) the annual non-development expenditure of FATA DC during the last 2 years is as under:—

(Rs. in million)

Year	Expenditure
1984-85	21.3
1985-86	23.808
1986-87	16.958 (up-to 31-3-1987)

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں منسٹر صاحبان کو آج کل تین تین اجلاس نمٹانے پڑ

رہے ہیں اس لئے شاید یہاں حاضر نہیں ہو سکے اور سینٹ کو تو ویسے بھی importance کم ہی دی جاتی ہے۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman point of order. Can we take that to be the official policy of the Government that they do not give adequate priority and respect to the Senate? Because you have just said:

"کہ سینٹ کو تو ویسے بھی Importance کم ہی دی جاتی ہے"

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں جناب۔ جی نادر پرویز صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان : سر، اگر کوئی سپلیمنٹری ہے تو میں جواب دینے کے لئے on behalf of Syed Qasim Shah تیار ہوں۔

ملک فرید اللہ خان : جناب وزیر صاحب تو موجود نہیں ہیں وہ تشنگی تو باقی رہے گی، بہرحال جیسے جواب سے واضح ہے کہ پانی کے لئے ۱۱۳٬۹۷ ، صنعت کے لئے ۱٬۵۲۰ اور Minerals کے لئے ۱۶٬۴۹۵ ۔ اس سے واضح ہے کہ فاٹا کارپوریشن کا جو صنعتی شعبہ ہے وہ hundred percent sick ہے اور اس کا یہی مطلب ہے کہ غلط منصوبہ بندی کی گئی ہے جس کی وجہ سے تمام کارخانے بند ہیں اور اتنی بڑی رقم جو انڈسٹریل شعبے میں خرچ کی گئی ہے ۱٬۵۲۰ ملین روپے رکھے گئے ہیں، کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ آیا یہ کارپوریشن کی نااہلی کا واضح ثبوت نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب نادر پرویز راجہ صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان : سر یہ جو sick industries ہیں یہ directly come under the command of the FATA Corporation اس لئے یہ زیادہ پیسہ allocate نہیں کیا گیا۔ سب سے زیادہ problem جو تھی وہ پانی کی تھی۔ اگر آپ دیکھیں گے جواب میں، سب سے زیادہ پیسہ پانی کے لئے رکھا گیا تھا اور جو sick انڈسٹری ہے اس کے لئے فاٹا کے تحت ایک انکوائری ٹیم مقرر کی گئی ہے جو reasons and causes کی بابت انکوائری کر رہی ہے کہ کیوں یہ انڈسٹری sick ہوئی ہے اور اس کو revive کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس پر عملدرآمد کیا جائے گا اور یہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ سِک انڈسٹری ہے اور اس کی reasons اور causes کو detail میں investigate کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے ایک ٹیم مقرر ہو چکی ہے۔

سردار خضر حیات خان : سپلیمنٹری سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی، سردار صاحب فرمائیں۔

سردار خضر حیات خان : یہ جتنی رقم مختص کی گئی تھی اس میں سے خرچ کتنی ہوئی ہے، پانی پر اور صنعت پر علیحدہ علیحدہ بتائی جائے ؟

راجہ نادر پرویز خان : ٹوٹل رقم جو ابھی تک خرچ کی جا سکی ہے that is for the year 1986-87 17.858 million یہ رقم utilize ہو چکی ہے۔

and that comes to 89 %. So, out of the allocated amount 89 % has been utilized.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب یہ بریک اپ چاہتے ہیں۔

راجہ نادر پرویز خان : اچھا جی۔ سر اس وقت بریک اپ میرے پاس نہیں ہے۔ فریش نوٹس چاہیئے۔

سردار خضر حیات خان : اس کا مطلب ہے کہ یہ جو رقم مختص کی گئی ہے یہ ضائع ہی کی گئی ہے، لگائی نہیں گئی۔ اگر بریک اپ آپ کے پاس نہیں ہے۔

راجہ نادر پرویز خان : ضروری نہیں ہے۔ پیسہ جو لگایا گیا ہے۔ اس کا مصرف آپ کو بتا دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں راجہ صاحب یہ بڑا اہم سوال ہے۔ اگر آپ اس کے لئے اس وقت تیار نہیں ہیں تو دوسرے دن اس کا جواب دے دیں۔

راجہ نادر پرویز خان : یہ فریش نوٹس دیں۔ انہیں اس کا جواب مہیا کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی ملک صاحب فرمائیے۔

ملک فرید اللہ خان : ضمنی سوال جناب۔ جیسا کہ وزیر موصوف صاحب نے فرمایا ہے پانی کے لئے اتنی بڑی رقم رکھی گئی ہے اور دوسرے شعبوں میں بالکل برائے نام رقم ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قبائلی ایجنسیوں میں صرف پینے کے پانی کی ضرورت ہے۔ یہ جو بڑی رقم رکھی گئی ہے، کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ اس رقم پر کارپوریشن کو ۲۵ فیصد کمیشن ملتا ہے جبکہ معدنی یا صنعتی شعبے میں ان کو کوئی کمیشن نہیں دیا جاتا excavation, survey, feasibility کا کام ہوتا ہے۔ تو کیا یہ غلط نہیں ہوگا کہ یہ جو پیسہ پانی کے شعبے میں رکھا گیا ہے اس لئے رکھا گیا ہے کہ They are getting 25 % commission out of this.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان : جناب یہ میرے علم میں نہیں ہے کہ ان کو ۲۵ فیصد کمیشن دیا گیا ہے۔ I can give you the schemes completed, Sir, with this money.

اگر آپ چاہیں تو میں حوالہ دے سکتا ہوں کہ کتنی سکیم مکمل ہو چکی ہے اور اس نے کتنا ایریا کور کیا ہے اور کتنا ابھی رہتا ہے۔ اس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے اگر چاہیں تو میں دے سکتا ہوں۔

ملک فرید اللہ خان : اگر محترم وزیر صاحب یہ بتا دیں کہ جتنی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں ان میں کتنی بند ہیں؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی راجہ صاحب؛

Raja Nadir Pervaiz Khan: The number of schemes completed, Sir, is 176. Sir, we have got 54 ground water investigation schemes.

میرے پاس یہ مکمل تفصیلی ڈیٹا ہے۔ اس کے علاوہ کتنے ایکڑ کور کرتا ہے، اگر یہ بھی چاہتے ہیں تو میں بتانے کے لئے تیار ہوں۔

ملک فرید اللہ خان : ۱۱۲ سکیمیں انہوں نے باجوڑ میں مکمل کی ہیں جن میں سے ہماری اطلاع کے مطابق ۶۴ بند ہیں۔ ان کے ٹیوب ویل نہیں چلتے۔

سردار خضر حیات خان : پھر تو بڑا اچھا تناسب ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ ۱۱۲ کی ۱۱۲ ہی بند ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہاں ٹیوب ویل نہ چلنے کی کوئی وجہ ہو گی۔

ملک فرید اللہ خان : جناب عالی! جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے انہوں نے بیس بیس، پچیس پچیس گز پر ٹیوب ویل لگائے ہیں وہاں قبائلی ایجنسیوں میں نیچے سمندر تو نہیں ہے کہ آپ وہاں جتنے بھی ٹیوب ویل لگائیں وہ چلیں گے۔ غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے جو ٹیوب ویل لگائے گئے چھ مہینوں کے بعد ان کا پانی کا اخراج بالکل صفر ہو گیا۔ ایک اور بات ہے کہ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ والے جو ٹیوب ویل چار لاکھ میں لگاتے ہیں، کارپوریشن اسی ٹیوب ویل پر ۹ لاکھ روپے خرچ کرتی ہے۔

جناب وسیم سجاد : پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب وسیم سجاد صاحب :

جناب وسیم سجاد : معلوم ہوتا ہے کہ ملک صاحب کو اپنے سوال کا جواب آتا ہے اگر جواب آتا ہے تو پھر یہ سوال کیوں پوچھتے ہیں ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ میری اپنی سوچ کے مطابق یہ سوال اہم ہے - جہاں تک فاٹا کا تعلق ہے متعلقہ منسٹر ہوتے تو زیادہ اچھا تھا تاکہ وہ اس کا جواب دے سکتے -

ملک فرید اللہ خان : جناب آج یہ فیصلہ کر لیں کہ اگر کارپوریشن کی بے قاعدگیوں کے لئے سینٹ اور نیشنل اسمبلی کی ایک تحقیقاتی ٹیم مقرر کر دی جائے تو بہت بہتر ہو گا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی تشریف رکھیں - میرے خیال میں ملک صاحب جو کچھ کر رہے ہیں انہیں سب کچھ پتہ ہے وہ چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے نوٹس میں آجائے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے - جی جناب عباس شاہ صاحب -

سید عباس شاہ : جناب لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ملک صاحب کو سب کچھ پتہ ہے - کیا یہ فیکٹس ہیں جو ملک صاحب بتا رہے ہیں ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ تشریف رکھئیے میں نے اس کے لئے کہہ دیا ہے - جناب عباس شاہ صاحب آپ نے شاید سنا نہیں - میں نے اپنی طرف سے کہا ہے کہ سوال نہایت اہم ہے جہاں تک ڈویلپمنٹ کا یا فنڈز کا تعلق ہے ملک صاحب کو پتہ ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ حکومت کے نوٹس میں وہ بے قاعدگیاں آجائیں جو وہاں کی گئی ہیں - جو کچھ آپ کہنا چاہتے ہیں میں نے خود عرض کر دیا ہے -

سردار خضر حیات خان : سپلیمنٹری سر -

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب خضر حیات صاحب فرمائیے -

سردار خضر حیات خان : یہ پانی سے مطلب پینے کا پانی ہے یا یہ اریگیشن مقاصد کے لئے ہے -

راجہ نادر پرویز خان : دونوں ہیں -

سردار خضر حیات خان : پینے کے پانی کی کتنی سکیمیں ہیں اور اریگیشن مقاصد کے لئے کتنی سکیمیں ہیں ؟

(مداخلت)

سید عباس شاہ : ضمنی سوال جناب ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : سردار خضر حیات کا پہلے ضمنی سوال ہے۔

راجہ نادر پرویز خان : میں ابھی دوبارہ پڑھ دیتا ہوں ۔

Service water irrigation schemes completed. 176

Ground water investigation schemes completed. 54

Mr. Javed Jabbar: Point of Order, Sir. Three supplementaries are generally allowed.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب سید عباس صاحب !

سید عباس شاہ : جناب میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر صاحب سے صنعتوں کے متعلق ایک سوال پوچھنا چاہوں گا کہ کیا حکومت فاٹا میں پرائیویٹ انڈسٹریز کو encourage کرتی ہے ؟

راجہ نادر پرویز خان : جی ہاں ۔ بالکل encourage کرتی ہے۔

Syed Abbas Shah: No financial institution is prepared to offer loan in the Federally Administered Tribal Area (FATA).

راجہ نادر پرویز خان : جہاں تک انڈسٹری کا تعلق ہے اس کا جواب تو دے دیا۔ باقی فنانس کا تعلق ہے تو وزیر فنانس ہی جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی حاجی ملک فرید اللہ خان صاحب۔ اگلا سوال ۔

RECRUITMENT IN THE TRIBAL DEVELOPMENT CORPORATION DURING 1986-87

3. ***Malik Farid ullah Khan**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total number of persons recruited in the Tribal Development Corporation during the year 1986 and 1987 alongwith the names, designations and place of domicile of the persons, so recruited; and

(b) the quota fixed for Tribal area and the procedure adopted for recruitment in the said Corporation?

Syed Qasim Shah (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan): (a) the total number of persons recruited in FATA Development Corporation during the year 1986 and 1987 is 31. The names, designation, BPS, date of appointment and place of domicile of the persons, so recruited, are given in the statement at Annexure I.

(b) 1-Observance of quota for appointments in FATA DC.

(i) *For posts in BPS 1 to 15:*

To be filled by persons belonging to FATA. People from other areas can only be considered when no person from FATA with suitable qualifications is available to fill a particular post

(ii) *For posts in BPS 16 and above:*

All Pakistanis are eligible according to the normal rules governing Provincial Regional quotas applicable to all the Corporations. However, preference is given to the people from the tribal areas.

2. Selection procedure for appointments in FATA DC.

(i) *Chairman:*

1. Selection Board headed by Minister SAFRON to consider and recommend from a panel of 3 names for the vacancy.

2. Approving authority: Prime Minister.

(ii) *For Posts in BPS 16 and above:*

1. To be processed through Establishment Division.

2. Approving authority: Prime Minister.

(iii) *Officers of the Management Grades other than Chairman:*

1. Selection Board headed by Minister SAFRON to consider and recommend from a panel of 3 names for each vacancy.

2. Approving authroity: Prime Minister.

(iv) *Officers to Posts carrying minimum Pay of Rs. 3800 and above:*

1. Selection Board headed by Secretary SAFRON to consider and recommend from a Panel of 3 names for each vacancy.

2. Approving authority: Minister for SAFRON.

(v) *General Managers of Industrial Units not included in management grades:* Selection Board and approving authority as at (iv) above.

(vi) *Officers in BPS 16 and above other than those stated above:*

1. Through appropriate Selection Board set up in the Corporation.

2. Approving authority: Chairman FATA Development Corporation.

(vii) *Staff in BPS 1 to 15:*

On the recommendation of appropriate Selection/Promotion Committees and relevent competent authorities, formulated within the Corporation.

Annexure I

LIST SHOWING DETAILS OF APPOINTMENTS MADE IN FATA DC, DURING THE PERIOD FROM 1ST JANUARY, 1986 TO 15TH APRIL, 1987

Sl. No.	Name	Designation and BPS	Date of Appointment	Domicile
1	2	3	4	5
1.	Mr. Noor Hassan Jan.	Director Industries and Mineral Dev. (BPS-20)	4-6-1986	S.W. Agency.
2.	Mr. Munir Khan ..	Asstt. Director (Planning) (BPS—17).	22-6-1986	Mansehra.
3.	Mr. Abdul Nasir ..	Statistical Officer (BPS-17.)	20-5-1986	Mansehra.
4.	Major Retd. Gulzar Ahmad.	Deputy Dir. Evaluation and Monitoring (BPS-18).	1-10-1986	F.R. Bannu.
5.	Mr. Sher Mohammad.	Laq Officer (BPS—17).	22-7-1986	Peshawar.

1	2	3	4	5
6.	Mr. Fazali Rabi ..	Mining Engineer (BPS-17).	17-1-1987	Swat.
7.	Mr. Liaqat Haleem ..	Asstt. Director (Personnel) (BPS—17).	21-1-1987	Kohat.
8.	Mr. Farooq Hassan ..	Security Officer (BPS—16).	7-2-1987	Kohat.
9.	Mr. Sanaullah ..	Assistant Accountant (BPS—15).	16-7-1986	D.I. Khan.
10.	Mian Riaz Gul	Stenotypist (B—12).	21-1-1987	Peshawar.
11.	Mr. Niaz Mohammad	Do.	20-1-1987	Khyber Agency.
12.	Mr. Sher Rehman ..	Do.	20-2-1987	Malakand Divn.
13.	Mr. Noorul Hijab ..	Do.	27-1-1987	Peshawar.
14.	Mr. Younas Khan ..	Do.	24-1-1987	Peshawar.
15.	Mr. Mohammad Javed.	Do.	19-1-1987	Khyber Agency
16.	Mr. Raz Mohammad.	Do.	Do.	Peshawar.
17.	Mr. Aurangzeb ..	Do.	20-1-1987	Peshawar.
18.	Mr. Hassan Mohammad	Do.	19-1-1987	Khyber Agency.
19.	Mr. Ghulam Ghaus ..	Do.	3-2-1987	Peshawar.
20.	Mr. Mohammad Javed.	Do.	1-2-1987	Mansehra.
21.	Mr. Khitab Gul ..	Do.	18-1-1987	Peshawar.
22.	Mr. Banaras Khan ..	Do.	19-1-1987	Mardan.
23.	Naib Risaldar (Retd.) Nauroz Khan.	Transport Assistant. (B—11).	6-3-1987	Mardan.
24.	Mr. Ijaz Ahmed ..	Carpenter (B—8).	19-1-1987	D.I. Khan.
25.	Mr. Liaqat Ali Shah ..	Storekeeper (B—7).	21-2-1987	S.W. Agency.
26.	Mr. Hakeem Jan ..	Typist (B—5).	22-1-1987	Peshawar.
27.	Mr. Qalat Khan ..	Do.	19-1-1987	FR Bannu.
28.	Mr. Tilla Khan. ..	Do.	19-1-1987	Khyber Agency.
29.	Mr. Fayyaz Ahmed ..	Do.	19-1-1987	Mardan.
30.	Mr. Mohammad Javed	Sanitory Worker, (BPS-1).	17-2-1986	Peshawar.
31.	Mr. Momen Khan ..	Dafadar (B—1).	15-10-1986	N.W. Agency.

جناب ڈپٹی چیئرمین : ضمنی سوال ؟

ملک فریداللہ خان : جناب یہ جو اعداد و شمار انہوں نے دیئے ہیں اور کارپوریشن جس مقصد کے لئے عمل میں لائی گئی تھی ۔ مقصد یہی تھا کہ قبائلی علاقوں میں بے روزگاروں کو روزگار مہیا کیا جائے ۔ وہاں ترقیاتی منصوبے مکمل کئے جائیں ۔ کیا یہ لسٹ جو انہوں نے دی ہے دونوں مقاصد کی نفی نہیں کرتی ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب راجہ صاحب!

راجہ نادر پرویز خان : جناب! فاٹا کے علاقے میں جو آدمی ریکروٹ کئے جاتے ہیں ان پر کارپوریشن کے رولز کا اطلاق ہوتا ہے ۔ اس میں گریڈ نمبر ا سے لے کر گریڈ نمبر ۱۵ تک ان لوگوں کو ترجیح دی جاتی ہے جن کا تعلق فاٹا سے ہوتا ہے ۔ اگر وہاں سے آدمی نہ ملیں تو پھر دوسرے علاقوں سے لوگ لئے جاتے ہیں ۔ عام طور پر فاٹا کے لوگوں کو ہی ترجیح دی جاتی ہے ۔ جہاں تک گریڈ نمبر ۱۶ اور اس سے اوپر کا تعلق ہے ۔ وہ جنرل لسٹ میں آتے ہیں ۔ اس میں کوالیفکیشنز دیکھی جاتی ہے اس میں میرٹ دیکھا جاتا ہے ۔ جہاں تک فاٹا میں لوگ مہیا ہوتے ہیں تو ہمیشہ فاٹا کے لوگوں کو ہی ترجیح دی جاتی ہے ۔ کیونکہ ان کا صوبائی ہیڈ کوارٹر پشاور میں ہے ۔ چھوٹے سکیلز کے لئے لوکل افراد کو وہاں پر ملازمت دی جاتی ہے ۔

ملک فریداللہ خان : سپلیمنٹری سر ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی فرمائیے ۔

ملک فریداللہ خان : جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ گریڈ نمبر ا تا گریڈ نمبر ۱۵ کے لئے فاٹا کے امیدواروں کو ترجیح دی جاتی ہے ۔ یہ لسٹ جو انہوں نے دی ہے ، گریڈ 1 سے گریڈ ۵ تک ۔ اس میں ۳۱ میں سے ۲۳ نام مقامی ہیں ۔ جو فاٹا کے نہیں ہیں ، این ڈبلیو ۔ ایف ۔ پی کے ہیں ۔ اور اس میں جو کوالیفکیشن رکھی گئی ہے ، یہ میٹرک ، ایف اے اور بی ۔ اے تک ہے ۔ تو میں اس پر حیران ہوں کہ تعلیم یافتہ قبائلی نوجوان سروسز کے لئے افغانستان اور روس جا رہے ہیں ، کمیونسٹ کنٹریز کا رُخ کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ فاٹا سے کوالیفائیڈ لوگ نہیں ملتے ۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ ایک تا پندرہ تک کے جو لوگ بھرتی ہوئے ہیں ان میں فاٹا کا کوئی شخص ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب راجہ صاحب ۔

راجہ نادر پرویز خان : سٹینو ٹائپسٹ اور اکاؤنٹنٹ کی جاب تھوڑی سی سپیشلائزڈ ہے۔ آپ درخواست لے آئیں۔ اگر ویکنسی ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ فاٹا کے افراد کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جب کسی جاب کے لئے فاٹا سے آدمی نہیں ملتا تو وہاں کے لوکل لوگوں کو لیا جاتا ہے۔

ملک فرید اللہ خان : سٹینو ٹائپسٹ کی ٹریننگ کے لئے خیبر ایجنسی میں، نارتھ وزیرستان ایجنسی میں، ساؤتھ وزیرستان ایجنسی میں، پاراچنار میں سنٹرز قائم ہیں۔ قبائلی ادھر ہی سے ڈپلومہ لیتے ہیں اور قبائلی ایجنسیوں میں یہ سہولت میسر ہے۔ سٹینو ٹائپسٹ کے لئے تو صرف یہ ضروری ہے کہ اسے شارٹ ہینڈ آتے اور ٹائپ آتے یہ تو پہلے ہی ہمارے پاس ہیں۔ اب یہ آسامیاں جو انہوں نے پُر کر دی ہیں۔ اب اس کے لئے کیا کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : وزیر صاحب نے واضح طور پر یہ کہا ہے جی کہ اگر آپ امیدوار لا سکتے ہیں تو وہ ان کو اکاموڈیٹ کریں گے۔

ملک فرید اللہ خان : جناب عالی۔ یہ نہیں کریں گے۔ پانچ سال میں جو اسامیاں پیدا ہوئی تھیں یہ انہوں نے فل اپ کر دی ہیں۔ اب پانچ سال اور انتظار کرنا پڑے گا۔ اور جیسے انہوں نے خود بتایا ہے کہ فاٹا کے جو غیر ترقیاتی اخراجات ہیں وہ اتنے زیادہ ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ملک صاحب آپ دیکھیں تو سہی۔ جب وزیر صاحب نے اتنی یقین دہانی کرائی ہے۔ آپ امیدوار لے کر آئیں۔

ملک فرید اللہ خان : جناب والا، راجہ صاحب کے ساتھ ہم یہ معاملہ طے نہیں کر سکتے کیونکہ اگر سید قاسم شاہ صاحب یہ کہتے تو ہم ان کی بات بالکل مان لیتے، یہی بات اگر ہم کہیں گے کہ راجہ صاحب نے ہمیں کہی ہے تو قاسم شاہ صاحب کہیں گے کہ وہ جواب راجہ نادر پرویز کا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا ضمنی سوال، اور یہ آخری ضمنی سوال ہوگا۔

سید عباس شاہ : کیا وزیر صاحب اس بات کے لئے تیار ہوں گے کہ ان لوگوں کے کیس ریویو کئے جائیں کہ اگر فاٹا سے لوگ میسر ہو سکیں تو ان کو ان کی جگہ لیا جائے اور ان کی جگہ جو کام کر رہے ہیں ان کو ڈسچارج کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تو میرے خیال میں ٹھیک نہیں ہے۔

سید عباس شاہ : جناب والا! یہ زیادتی ہوئی ہے۔

راجہ نادر پرویز خان: اگر ایک دفعہ ایک آدمی ملازمت میں آجاتا ہے تو اسے ہم پھر نکال نہیں سکتے۔ البتہ میں یہ ضرور کہوں گا کہ پہلے بھی ان کو ملازمتوں میں حصہ دیا جاتا تھا اور اب بھی دیا جاتا ہے۔ اگر ان کے پاس درخواستیں ہیں تو وہ لے آئیں اگر جگہیں خالی ہوں گی تو ان کو ضرور کنسڈر کیا جائے گا۔

Syed Abbss Shah: Can action be taken against those officers who have done this irregularity Sir?

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں آئندہ اجلاس میں جب قاسم شاہ صاحب موجود ہوں گے تو وہ آپ کو یقین دہانی کرا سکیں گے۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب والا! اگر کہیں قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو یقیناً اس کا نوٹس لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگلا سوال، ملک فرید اللہ خان صاحب!

SURVEY AND INVESTIGATION OF IRRIGATION SCHEMES DURING 1986-87

4. ***Malik Faridullah Khan**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total amount spent by FATA Development Corporation in the current fiscal year on feasiblilty studies and surveys under the irrigation head; and

(b) whether it is a fact that no field survey was conducted and no work was at all done in the field in this connection and that a sum of Rs. 12 lakhs have been mis-appropriated during the current year?

Syed Qasim Shah: (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan): (a) A sum of Rs. 2.196 million has been earmarked for Survey and Investigation of Irrigation Schemes during the Current Financial Year (1986-87). Agency/FR wise scheme surveyed and included in ADP 1986-87 are as under:—

Name of Agency/FR.		No. of Schemes identified and surveyed	No of Schemes approved and included in ADP 1986-87
1.	Bajaur	8	8
2.	Khyber	1	1
3.	FR Kohat	1	1
4.	Aurakzai	8	8
5.	Kurram	18	18
6.	N.W. Agency	21	21
7.	F.R. Bannu	3	3
8.	S.W. Agency	17	17
9.	FR D.I. Khan	6	6
	Total ..	83	83

As reported by Chairman FATADC, out of allocation Rs. 2.196 million, a sum of Rs. 1.434 million has been spent upto 31st March, 1987 on the survey and preparation of PC-Is for the above mentioned schemes. All the above schemes are under implementation except one in FR Kohat where work could not commence owing to tribal dispute.

(b) As can be judged from the statement given against (A) above Field survey has been conducted and work on 82 project is in progress. No mis-appropriation has taken place.

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین :</u> ملک صاحب، کیا آپ ضمنی سوال کریں گے ؟

<u>ملک فرید اللہ خان :</u> جناب ضرور کریں گے، جناب والا ! جواب میں دیا گیا ہے کہ ایجنسیوں میں فیلڈ سروے کیا گیا ہے۔ تو کیا وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ جب کسی ایجنسی کے بارے میں سروے کیا جاتا ہے تو وہاں سروے کرنے والے سٹاف کے داخلہ اور اخراج کا

ریکارڈ رجسٹر رکھا جاتا ہے اور کیا یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ جب کارپوریشن والے جب مختلف ایجنسیوں میں گئے، ان ایام کی تفصیل بتا سکتے ہیں کہ کن کن ایجنسیوں میں انہوں نے سروے کیا ہے؟

راجہ نادر پرویز خان: جناب والا! اگر اسی سوال کے جواب کے حصہ "ب" کو دیکھیں کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ ۸۲ منصوبوں پر کام ہوا ہے اور فیلڈ سروے بھی کیا گیا ہے جیسے انہوں نے کہا ہے کہ فنڈ کو misappropriate کیا گیا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ متعلقہ جگہ پر جانے کے بغیر سروے ہو ہی نہیں سکتا۔ عملی طور پر سروے کیا گیا ہے، پراجیکٹ بنائے گئے ہیں اور ان پراجیکٹس پر کام ہو رہا ہے اور یہ ثبوت ہمارے پاس ہے کہ ۸۲ پراجیکٹس پر کام جاری ہے۔

ملک فرید اللہ خان: جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ چونکہ وزیر صاحب ایجنسیوں کے نظام سے واقف نہیں ہیں، حقیقت میں ہر سروے کے ساتھ پولٹیکل ایجنٹس کا کلیئرنس سرٹیفکیٹ شامل ہوتا ہے۔ تو کیا کارپوریشن والے وہ سرٹیفکیٹس بھی مہیا کر سکتے ہیں جو کہ کسی بھی پولٹیکل ایجنٹ نے عملی طور پر ہونے والے سروے کے بارے میں جاری کیا ہو۔

راجہ نادر پرویز خان: جہاں تک میرے پاس ریکارڈ کا تعلق ہے، اس کے مطابق سروے ہوا ہے پی سی (۱) approve ہوا ہے، کام منظور ہوا ہے، اس کے بعد یہاں کام شروع ہوا ہے۔

ملک فرید اللہ خان: یہی تو اختلاف ہے وہاں بالکل سروے نہیں ہوا، دفتر میں ہی بیٹھ کر سروے کا کام مکمل کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے ہی ان کی ۷۰ پرسنٹ سکیمیں فیل ہو گئی ہیں۔ ان کا فیل ہونا ہی واضح ثبوت ہے کہ ان سکیموں کا عملی سروے ہوا ہی نہیں۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: I respect the version of the honourable member Sir.

اگر یہ insist کرتے ہیں تو اس کیس کو دوبارہ re-investigate کیا جا سکتا ہے۔ ان کی تسلی کے لئے، اگر سروے نہیں کیا گیا تو یقینی طور پر متعلقہ لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی ہوگی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! سید فضل آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: کیا فاٹا کارپوریشن کے پاس کوئی ریگولر انجنیئرنگ سٹاف ہے اگر ہے تو پھر سروے انوسٹیگیشن پر ۱۴ لاکھ روپے یا ۲۰ لاکھ روپے کیوں خرچ کئے گئے ہیں۔ کیا یہ اس سٹاف کی بنیادی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ خود سروے کرے۔ اگر ان کو سروے کرنا نہیں آتا ہے، تو ان کو کیوں رکھا گیا ہے جبکہ ان کو ریگولر پے منٹ ہو رہی ہے۔

راجہ نادر پرویز خان: ۱۴ لاکھ روپے کہاں صرف ہوئے، اس کا یہ جواب ہے کہ ۲،۱۹۶ ملین میں سے ۱۴۳۳ ملین خرچ ہو چکے ہیں۔ جب یہ سروے ہوا ہے تو تب ہی یہ پیسے خرچ ہوئے ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ ان کے پاس ریگولر اسٹاف اور انجینئرز ہیں۔

and it is their responsibility to have the survey and complete the project. So, why the consultants were engaged for extra survey and what was the necessity thereof?

راجہ نادر پرویز خان: جناب والا: بعض جگہوں پر سپیشلائزڈ قسم کا سروے ہوتا ہے۔ اس لئے سپیشلائزڈ سروے کے لئے ہمیں ماہر لوگوں کو بھرتی کرنا پڑتا ہے، ان سے advice لیتے ہیں اور اس کے لئے ہمیں پے منٹ کرنا پڑتی ہے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: کیا وزیر صاحب بتا سکتے ہیں کہ کیا سپیشلائزڈ جاب تھا اس سکیم میں تو ٹیوب ویلز ہیں یا پائپ لائنز کی تنصیب ہے، اس سبجیکٹ میں کیا سپیشلائزڈ جاب تھا جس کی وجہ سے کنسلٹینٹس کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکا کیونکہ کنسلٹینٹس بھی اتنے ہی کوالیفائیڈ ہیں جتنے کہ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ کوالیفائیڈ ہیں۔ اب میرے خیال میں سوائے embezzlement کے لئے راستہ بنانے کے، اور کیا وجہ ہو سکتی ہے، جیسے کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے۔

راجہ نادر پرویز خان: میں آپ کو فگرز دیتا ہوں کہ کون کون سی چیز کا سروے کیا گیا ہے۔ (۱) سرفیس سکیم (۲) گراؤنڈ واٹر انویسٹیگیشن، جس میں ٹیوب ویلز بھی آجاتے ہیں میرے پاس مکمل تفصیل ہے اگر کہیں تو پوری تفصیل بتا دوں مگر یہ بہت لمبی فہرست ہے۔ اگر آنریبل ممبر چاہیں تو میں ... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے، اس سوال پر چار ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا : میں جناب گورنمنٹ سے جو عرض کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ just not so waste the money on the investigations when we have got the fullfledged organizations with the Government and they are having the experts, Engineers then why to call for the consultants and waste this money?

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں جناب ! اگلا سوال قاضی حسین احمد صاحب -

ملک فرید اللہ خان : جناب صرف یہ کہہ دیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں ، میں نے ملک صاحب ، جب اگلے سوال کے لئے کہہ دیا ہے تو آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں - شکریہ -

قاضی عبداللطیف : پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا ! اصل میں یہ سوال میرا ہے جو کہ قاضی حسین احمد صاحب کے نام پر آیا ہے اور تیسری مرتبہ التوا کے بعد آ رہا ہے ، اس کے باوجود بھی یہ غلط فہمی ہو گئی ہے کہ میرا سوال ان کے نام پر دیا گیا ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے پاس تو قاضی حسین احمد کے نام پر ہی ہے - بہرحال اگر آپ کا سوال ہے تو آپ پیش کریں - ٹھیک ہے آپ ہی پوچھ لیں - قاضی عبداللطیف ، ویسے آپ میں اور قاضی حسین احمد میں فرق تو کوئی نہیں ، مقصد تو ایک ہی ہو گا -

سید عباس شاہ : بہت فرق ہے -

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! ہماری جماعتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں -

جناب ڈپٹی چیئرمین : کیا مقاصد بھی مختلف ہیں -

قاضی عبداللطیف : نہیں ، مشن ایک ہے -

INCIDENTS OF BOMB BLASTS

5. ***Qazi Abdul Latif:** Will the Minister for Interior be pleased to refer to question No. 4 dated 22nd January, 1987 and state:

(a) the total number of incidents of bomb blast took place in Pakistan during the period from 1st January, 1985 up to 30th July, 1986 indicating also province-wise details thereof;

(b) the total number of persons killed and injured in these explosions;

(c) the number of saboteurs arrested in connection with these bomb blasts indicating also their places of domicile, names and father's names separately; and

(d) the total number of cases decided so far and the total number of persons convicted indicating the details of punishment given to them separately?

Mr. Wasim Sajjad: (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan):

(a)	Punjab	Sind	NWFP	Baluchistan	Total
	3	13	52	14	82
(b) Killed	2	11	27	4	44
Injured	3	12	227	6	248

(c) Saboteurs arrested:

	Punjab	Sind	N.W.F.P.	Baluchistan
	19	3	7	—

The information is sensitive in nature and cannot be disclosed in the public interest.

(d)	Punjab	Sind	NWFP	Baluchistan	Total
(i) Discharged ..	9	—	—	—	9
(ii) Convicted ..	6	—	—	—	6
(iii) Panding in Courts.	2	—	5	—	7
(iv) Under Investigstion	2	3	2	—	7

Sentences awarded in six convicted cases.

Punjab

(a) Two accused were awarded seven years R.I. and fine of Rs. 10,000 and in default of payment of fine further awarded one year R.I.

(b) Four accused were awarded one year R.I.

سردار خضر حیات خان : جناب والا! ضمنی سوال، یہ جو انہوں نے کہا کہ دو ملزمان کو سات سال قید بامشقت اور ۱۰۰۰۰ روپے کی جرمانے کی سزا دی گئی ہے، کیا یہ دو ملزمان سارے، چھ کیسوں میں ملوّث تھے یا کتنے کیسوں میں ملوث تھے یعنی یہ سات سال سزا کتنے کیسوں میں ہوئی، کیا یہ ایک کیس میں ہوئی ہے یا کتنے کیسوں میں ہوئی ہے۔

راجہ نادر پرویز خان : فی الحال جو میرے پاس ریکارڈ موجود ہے اس کے مطابق ایک ہی کیس میں ہوئی ہے۔

سردار خضر حیات خان : کل کتنے ملزم تھے؟

راجہ نادر پرویز خان : پنجاب کے ۱۹، سندھ کے تین، سرحد سے سات اور بلوچستان سے کوئی بھی نہیں۔

سردار خضر حیات خان : یعنی پنجاب کے ۶ کیسوں میں ۱۹ ملزم تھے، جن میں سے صرف ۲ کو سزا ہوئی ہے باقی بری کر دیئے گئے ہیں۔

راجہ نادر پرویز خان : نہیں جناب! میں تفصیل بتا دیتا ہوں کہ پنجاب سے ۹ کو ڈسچارج کیا گیا ہے، ۶ کو سزا ہوئی ہے، ۲ کے کیس عدالتوں میں پینڈنگ ہیں اور ۲ زیر تفتیش ہیں اور یہ جواب میں دیا گیا ہے۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! جواب میں دیا گیا ہے کہ "معلومات حساس نوعیت کی ہیں اور مفادِ عامہ میں اس کو ظاہر نہیں کیا جا سکتا ہے"، تو کیا اس کا مقصد یہ ہے کہ اس میں کچھ سرکاری آفیسرز ملوث ہیں۔

راجہ نادر پرویز خان : نہیں جناب! میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ میرے پاس اس کا مکمل جواب موجود ہے، اس کو معزز رکن اگر دیکھ سکتے ہیں، ان کی تفصیل اس لئے نہیں دے سکتے کہ ہو سکتا ہے کہ کئی لوگ ان کیسوں میں ملوث ہوں اور یہ بعد میں تفتیش میں رکاوٹیں ڈال سکتے ہیں، جس سے کہ تفتیش متاثر ہو سکتی ہے۔ لسٹ ہمارے پاس موجود ہے اگر یہ دیکھنا چاہیں تو آ کر دیکھ سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب! آپ ان کے چیمبر میں جا کر دیکھ سکتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ تخریب کا معاملہ ہے اور تیسری

مرتبہ یہ سوال یہاں آ رہا ہے اور اس کو ٹال مٹول کیا جا رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تخریب کاری کے معاملات کو یہ دیدہ دانستہ چھپا رہے ہیں ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آج تخریب کاری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس لئے میں گزارش کروں کہ اگر اس کو ایوان میں ہی ظاہر کر دیا جاتا تو بہتر تھا کیونکہ جو تخریب کار ہیں ان پر پھر پردہ کیوں ڈالا جا رہا ہے ۔

راجہ نادر پرویز: جناب یہ ایک سنگین معاملہ ہے اس کے اوپر کسی قسم کا پردہ نہیں ڈالا جا سکتا۔

Because it is directly connected with the integrity of the country, Sir.

اس میں کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جا رہی ، جو ملزم پکڑے جاتے ہیں ان کے کیس کی انویسٹیگیشن کی جاتی ہے ، عدالتوں میں ان کو سزا ملتی ہے ، جناب ہمارے پاس سارا ریکارڈ موجود ہے کوئی ایسی چیز نہیں کہ کسی وجہ سے حکومت چاہے وہ پوری طرح کارروائی نہ کرے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ موجودہ پارلیمنٹ بڑا اہم ادارہ ہے اور اس سے ایک بات چھپائی جاتی ہے اور اس کے سامنے نہیں لائی جاتی' تو اس کی کیا وجوہات ہیں ، اگر اس کے سامنے بات نہیں لائی جاتی تو آخر کس کے سامنے پیش کی جائے گی ؟

راجہ نادر پرویز خان : جناب میں نے پارلیمنٹ سے بات نہیں چھپائی ، معزز رکن فہرست دیکھ سکتے ہیں اور نام دیکھ سکتے ہیں ، کچھ لوگ اور بھی بیٹھے ہیں ، میں نہیں چاہتا کہ یہ انفارمیشن پریس کے پاس جائے ، بات صرف اتنی ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : سوال یہ ہے پارلیمنٹ کا ایک معزز رکن سوال کرتا ہے' تو جب اس کا جواب ہاؤس میں آتا ہے تو پھر اس پر بحث کرنے کا اس کو حق ہوتا ہے پھر اس سے چھپانے کی ضرورت پیش نہیں آنی چاہیئے ۔

جناب وسیم سجاد : جب یہ سوال جناب والا ! پوچھا جاتا ہے تو مفادِ عامہ میں حکومت کو یہ حق ہے کہ وہ کہے کہ مفاد عامہ میں ہم اس کو ظاہر نہیں کرنا چاہتے۔ اب اس کی کئی وجوہات ہوتی ہیں اور ان وجوہات کا زیادہ تر تعلق انوسٹیگیشن سے ہوتا ہے اور ان کے ساتھیوں کو پکڑنے سے بھی ہوتا ہے تو یہ ایسی حساس انفارمیشن ہوتی ہے جس طرح کہ میرے ساتھی نے فرمایا کہ قاضی صاحب اگر چاہیں تو ان کو ساری انفارمیشن ہم دے سکتے ہیں، لیکن اس کو اس

وقت ظاہر کرنا مفاد عامہ میں نہیں ہے۔

قاضی عبداللطیف: جن مقدموں کے فیصلے ہو چکے ہیں ان کے ناموں کو ظاہر کیوں نہیں کیا جاتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کئی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو حساس ہوتی ہیں، حکومت ان کو قومی مفاد میں withhold کر سکتی ہے، انہوں نے آپ کو بڑے واضح طور پر کہا ہے کہ آپ ان کے پاس جا کر چیمبر میں پوچھ لیں، یہ چیز مشتہر بھی ہو سکتی ہے۔ اب اگلا سوال جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں ایک وضاحت چاہتا ہوں، جب چیئرمین کے سامنے سوال آتا ہے اور وہ سوال کو منظور کرتا ہے تو پھر اس چیئرمین کا فرض ہے کہ وہ اسے اپنے چیمبر میں مسترد کر دے، لیکن جب وہ منظور کرتا ہے تو پھر وہ سوال ہاؤس کی پراپرٹی بن جاتا ہے اور پھر اس پر بحث کی اجازت ہونی چاہیئے، اگر یہ سوال حکومت کے پیش نظر اہم تھا تو پھر وہ اپنے چیمبر میں اس کو مسترد کرتے اور سوال کرنے والے معزز رکن کو کہتے کہ اس قاعدے کے تحت آپ کا سوال مسترد کیا جاتا ہے، جب سوال منظور کر کے یہاں اس ایوان میں لایا گیا تو پھر قانون کے تقاضے کو پورا کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جو اس قسم کے حساس معاملات ہوتے ہیں ان کے متعلق حکومت انفارمیشن with-hold کر سکتی ہے، کیونکہ ایسی انفارمیشن کو مشتہر کرنا نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے، لہٰذا اگلا سوال قاضی صاحب۔

EXPENSES ON RUNNING COMMENTARY BROADCAST BY PBC/PTV.

6. ***Qazi Abdul Latif**: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the total expenditure incurred on the running commentary broadcast by the PBC and live telecast by the PTV on Pakistan team's matches abroad during the period from 1st January, 1985 to 31st March, 1987 separately on each event; and

(b) the year-wise details of expenditure on Radio and T.V. separately in 1985 and 1986?

Kazi Abdul Majid Abid: (a) The total expenditure on the running commentary by the PBC and live telecast by the PTV on Pakistan teams matches played abroad is Rs. 30,46,713 (Rupees Thirty lakhs, fourty-six thousand, seven hundred and thirteen) and Rs. 1,19,25,913 (Rupees one crore nineteen lakh twenty five thousand, nine hundred and thirteen) respectively. Event wise details are contained in Annexure (A).

(b) the year-wise detail of expenditure for 1985 and 1986 is as follows:—

	Rs.
Radio Pakistan	
January, 1985 to December, 1985	7,53,457
January, 1986 to December, 1986	16,47,763
Pakistan Television	
January, 1985 to December, 1985	42,20,357
January, 1986 to December, 1986	72,63,636

Annexure 'A'

EXPENSES ON COMMENTARY OF SPORTS EVENTS

S. No.	Cricket Matches	PBC team expenses TA/DA Rs.	Satellite Cost Rs.	Right fee & Technical fee Rs.	Total Rs.
1.	Pakistan Vs. Newzeland/Australia (Jan-1985)	178,612	2,26,514	6,500	411,626
2.	Rothman Cricket Cup, Sharjah (March-1985)	87,439	41,294	2,000	130,733
3.	Pakistan Vs. Srilanka Feb—April, 1986	171,709	2,00,566	5,500	377,775
4.	Austerlasia Cup Sharjah, April, 1986	94,075	55,660	2,500	152,235
5.	Champions Trophy, Sharjah, Nov./Dec., 1986	1,01,333	71,215	3,000	175,548

6. Abdul Qadir Benefit Match (Kuwait)	Nil	13,500	1,000	14,500
7. America Cup Tournament at Perth, Australia (Dec., 1986/Jan., 1987).	86,107	57,165	2,000	145,272
8. Pakistan Vs. India, Series at India Jan.—March, 1987	3,34,037	1,37,835	28,350	500,222
			Total ..	1,907,911

Hockey Matches

1. Asia Cup, Dhaka (Jan., 1985).	33,044	13,470	Nil.	46,514
2. 7th Champions Trophy, Perth (Nov., 1985)	1,45,640	18,944	Nil.	164,584
3. 4 Nation Hockey Tournament (Jan., 1986) Dubai, UAE .	1,14,250	12,395	3,000	129,645
4. Test Matches Pakistan Vs. India (Feb., 1986)	56,820	13,860	1,500	72,180
5. Test Matches Pakistan Vs. France/Spain/West Germany (June-July, 1986).	1,12,222	56,164	3,500	271,886
6. Asian Games (Seoul) (Sept.-Oct. 1986)	1,54,293	27,812	30,434	212,539
7. World Cup Hockey	2,00,045	23,110	13,300	241,455
			Total ..	1,138,803

Annexure 'A'

EXPENSES ON LIVE TV COVERAGE OF SPORTS EVENTS

(A) **From January, 1985 to December, 1985**

Date	Event	Right fee & Technical fee	PTV Team expenses	Satellite cost	Total
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1. Jan-Feb, 1985	Cricket matches series in Newzeland.	1,07,640	—	15,80,848	16,88,488

Date	Event	Right fee & Technical fee	PTV Team expenses	Satellite cost	Total
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
2. Jan., 1985 ..	2nd Asia Cup Hockey Tournament in Bangladesh.	47,773	24,267	4,24,670	4,96,710
3. March, 1985.	World Cup Cricket Tournament final in Australia.	8,20,232	—	2,38,775	10,59,007
4. Nov. 1985 ..	7th champions hockey tournament in Australia.	2,32,389	1,41,843	6,01,920	9,76,152
	Total ..	12,08,034	1,66,110	28,46,213	42,20,357
B) From January, 1986 to December, 1986					
1. Jan., 1986 ..	4 nations international hockey tournament in Dubai.	75,000	5,856	1,59,785	2,40,641
2. Feb., 1986 ..	Hockey matches from India.	—	69,849	96,041	1,65,890
3. Feb., 1986 ..	Asia Cup Cricket final between Pakistan and Srilanka.	16,000	—	3,20,000	3,36,000
4. Feb. & March, 1986.	Cricket match series in Srilanka.	80,000	—	11,98,080	12,78,080
5. April, 1986 ..	Cricket final match in Sharjah.	1,78,571	—	2,24,186	4,02,757
6. Sep., Oct., 1986	10th Asian games in Seoul.	3,06,515	5,79,290	21,78,400	30,64,205
7. Oct., 1986 ..	World Cup Hockey tournament, 1986 in London.	5,32,450	1,12,413	11,31,200	17,76,063
	Total ..	11,88,536	7,67,408	53,07,692	72,63,636
(C) From January, 1987 to March, 1987					
1. Feb. & March, 1987.	Pakistan Cricket team tour to India.	Reciprocal basis.	4,41,920	Reciprocal basis.	4,41,920
	Total ..	—	4,41,920	—	4,41,920
	Grand Total A—B—C ..	23,96,570	13,75,43[illegible]	81,53,905	1,19,25,913

جناب ڈپٹی چیئرمین : سوال نمبر ۷، جناب عبدالرحیم میر داد خیل

APP SPORTS SERVICE

7. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that APP sports service has deteriorated as manifested in its failure to arrange coverage of its own sports tours?

Kazi Abdul Majid Abid: No. Bulk of the news items published by the newspapers on their sports pages are contributed by the APP either by itself or in association with Foreign News Agencies with which it has news agreements. Despite financial constraints the coverage of important sports events has been adequate and satisfactory. No complaints in this regard have been received from the newspapers which publish sports news supplied by the A.P.P.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ کھیلوں کے بارے میں اگر اشتہارات ہوں تو اس کے لئے آپ کا کیا معیار ہے اور اس کی کیا شرائط ہوتی ہیں میرا مقصد یہ ہے کہ کھیل منعقد کرنے سے پیشتر اشتہارات دیئے جاتے ہیں یا نہیں اگر دیئے جاتے ہیں تو اس کی کیا شرائط ہیں ؟

قاضی عبدالمجید عابد : یہ سوال تو اے پی پی کی خبر کے بارے میں ہے، اے پی پی سپورٹس کی جو کوریج دیتی ہے سوال اس کے متعلق ہے کہ وہ تسلی بخش ہے یا نہیں ہے، اب اشتہارات کی بات تو اس میں ہے ہی نہیں -

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : جب آپ خبریں دیتے ہیں تو اس میں کچھ نہ کچھ آ جاتے ہیں -

قاضی عبدالمجید عابد : کیا آ جاتے ہیں ؟

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : اشتہارات دینے کا منصوبہ ہے یا نہیں ؟

قاضی عبدالمجید عابد : سوال اشتہارات کا نہیں بلکہ یہ ہے کہ اے پی پی سپورٹس کی کوریج دیتی ہے یا نہیں ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین : میر داد خیل صاحب آپ ضمنی سوال کر رہے ہیں - یہ متعلقہ ضمنی سوال نہیں ہے -

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ کھیلوں کے معیار کو مزید آگے بڑھانے کے لئے آئندہ شعبہ اطلاعات و نشریات کے سامنے کیا منصوبہ ہے ؟

قاضی عبدالمجید عابد: جناب یہ خادم تو معزز رکن کو سب کچھ بتانے کے لئے تیار ہے، جو بھی کھیلوں کے لئے ضروری منصوبے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال، جناب عبدالرحیم میرداد خیل۔

IN SERVICE TRAINING COURSES FOR OFFICERS

8. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the names of in-service Training Courses for the officers of grade 17 and above; and

(b) the criteria for the promotion of officers in grade 17 and above?

Sahabzada Yaqub Khan: (a) There are three types of in-service Training Courses for the officers of BPS-17 and above of the Federal Government *viz*:

(a) *Common Training Programme.*—Under this programme BPS-17 Probationers, selected through CSS Examination, conducted by Federal Public Service Commission are imparted 8 months Common Training at the Civil Services Academy, Lahore. It includes one month Army attachement.

(b) *Specialized Training Programme.*—On the conclusion of the Common Training Programme at CSA, the Probationers attend specialized courses at their respective academies/ Institutions. Duration of specialized courses ranges between 6 months to 24 months.

(c) *In-service Courses.*—Other training courses are held at the following Institutions of the Federal Government, relating to Office Procedures, Rural Development, Economic Management and Public Administration:—

1. Pakistan Administrative Staff College, Lahore.
2. National Institute of Public Administration, Karachi.
3. National Institute of Public Administration, Lahore.

4. National Institute of Public Administration, Peshawar.

5. National Institute of Public Administration, Quetta.

6. Pakistan Academy for Rural Development, Peshawar.

7. Secretariat Training Institute, Rawalpindi.

Details of courses offered by these Institutions are given in Annexure-'A'. Participation in the advance courses arranged by the NIPAs and PASCOL is pre-condition for promotion from BPS-19 to BPS-20 and from BPS-20 to 21 respectively.

(b) According to Civil Servants (Appointment, Promotion and Transfer) Rules, 1973 promotions to posts in pay scales 2 to 18 are made on the recommendation of appropriate Departmental Promotion Committee and promotions to posts in pay scale 19 to 21 are made on the recommendation of the Central Selection Board.

Availability of vacancies and seniority position of an officer are the basic requirements for promotion. The minimum length of service and the minimum score (ACRs are quantified for this purpose) required for promotion to posts in various pay scales are as under:—

Post in pay scale	Minimum length of service	Minimum Score
17	As per recruitment rules	Not applicable
18	5 years in B-17	50 marks
19	12 years in B-17 and 18 or 7 years for those who joined service in B-18 ..	60 marks
20	17 years in B-17 and above or 12 and 5 years for those who joined service in B-18 or 19	70 marks
21	22 years in B-17 and above or 17, 10 and 5 years for those who joined service in B-18, 19 or 20	70 marks

Annexure A-1

COURSES/SUBJECTS OFFERED AT THE CIVIL SERVICES ACADEMY LAHORE

Common Training Programme

Main Subjects

1. Pakistan Studies.
2. Public Administration.
3. Public Administration in Pakistan.
4. Economics.
5. Islamic Studies.
6. International Relations.

Additional Subjects

1. ESTA Code.
2. Daftri Urdu.
3. Computers.

Specialised Training Programme

(A) General:
   1. Jurisprudence.
   2. General Clauses Act.
   3. Interpretation of Statutes.

(B) Revenue Laws.

(C) Civil Laws.

(D) Criminal Laws.

(E) Local and Special Laws.

(F) Local Government & Rural Development.

(G) District Administration.

(H) Islamic Administration/Laws.

(I) Project Training.

Annexure A-2

COURSES OFFERED AT THE NATIONAL POLICE ACADEMY

1. Criminal Laws.
2. Accounts.
3. Police Administration and Rules.
4. Scientific Aids.

5. Administration of Justice.
6. Criminology. — Newly started.

Additonal Subjects

7. Principles of Islamic Justice and Law administration .. .. — No formal Examination is held in these subjects.
8. Civil Defence.
9. Public Speaking.
10. Motor Mechanism.
11. Wireless.
12. Water Craft.

Annexure A-3

IN-SERVICE TRAINING COURSES OFFERED BY VARIOUS INSTITUTIONS

(A) Secretariat Training Institution

Whole Time Course

1. Whole-time Training Course for successful candidates of Section Officers Promotional Examination.

2. Whole-time Refresher Courses for Section Officers.

3. Whole-time Training Courses for Section Officers of Provincial Governments and Azad Jammu and Kashmir Government.

4. Special Training Courses for officers of various Departments, Service Groups.

(Subjects generally taught in the above Courses are, Secretarial Procedure. Personnel Administration under Government of Pakistan and Service Rules. Secretariat Noting and Drafting, Rules of Business and Financial Rules).

Short Courses

1. G.P. Fund Rules.
2. T.A. Rules.

3. Pension Rules.
4. Leave Rules.
5. Record Management.
6. Fixation of Pay.
7. System of Financial Control and Budgeting.
8. Part-time Training Courses for D.D.Os.
9. Security Arrangements and Handling of Classified documents.
10. Recording, Indexing and Weeding of Files.

(B) **Pakistan Academy for Rural Development, Peshawar**

1. Development Economics.
2. Development Planning.
3. Rural Development.
4. Agricultural Economics and Cooperation.
5. Agricultural Extension.
6. Public Administration.
6. Rural Sociology.
8. Education and Communication.
9. Social Research.
10. Islamiat and Pakistan Studies.

(C) **Pakistan Administrative Staff College**

1. *National Management Course.
2. Case Method Seminars.
3. Conference on Small Peasants and Rural Structure.
4. Seminars on Management System and Methods.
5. Seminars on Investment Analysis and Economic Management.

*This course is of twenty one weeks duration and concentrates on key areas of policy development, management, economic and social development. In view of the time available and scope of the course, it is very intensive and requires a high level of sustained effort by the participants. Successful participation in this course has been made a precondition for promotion to BPS 21 (in a grade structure of 1 to 22) for the senior Civil Servants. This course also includes a three-week foreign field study tour for acquiring comparative policy perspectives.

(D) **National Institute of Public Administration, Karachi**

(a) Advance Course in Administration and development. For Officer (of BPS-19 or equivalent).

(b) Short Courses:

1. Financial Administration.
2. Project Planning and Management.
3. Planning and Development.
4. Personnel Administration.
5. Essentials of Managements.
6. Office Management.
7. Personnel and Financial Management (for Local Government functionaries)
8. Computer Orientation.

(E) **National Institute of Public Administration, Lahore**

1. Advance Course in Administration and Development.

(It caters to the requirements of officers of middle Management level in Government Department, Public Corporations and other Agencies).

2. Special Courses:

(i) Leadership.
(ii) District Management and Development.
(iii) Management Systems and Methods/O&M.
(iv) Training Techniques and Methods.
(v) Personnel Administration and Human Relations.
(vi) Public Administration and Management.
(vii) Budgeting.
(viii) Supervision.
(ix) Hospital Administration.
(x) Computer and Management.
(xi) CPM/PERT.
(xii) Tourism.
(xiii) Public Relations.
(xiv) Man-Management and Administration.
(xv) Urdu Correspondence.
(xvi) Local Government and Rural Development.
(xvii) Job Evaluation.
(xviii) Development Administration.
(xix) Management Techniques and Fiscal Control.
(xx) Quantitative Methods and Techniques.
(xxi) Basic Mathematics, Statistics and Economics.

(F) National Institute of Public Administration, Peshawar

1. Public Administration.
2. Tribal Administration.
3. Modern Management and its Methods.
4. Financial Management.
5. Management Information System.
6. Development Economics.
7. Regional and Project Planning.
8. Cybernatics.
9. Islamiat and Strategic Studies.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: جناب یہ سکیل نمبر ۱۷ اور اس سے اوپر کے افسران کے ٹریننگ کورسز جو ہیں ان میں افسروں کی صوبہ وار تعداد بتا سکیں گے کہ کتنے ہیں؟

صاحبزادہ یعقوب خان: جناب یہ جو ٹریننگ پروگرامز ہیں ان کا تعلق فیڈرل سروسز سے ہے پروونشل سے نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: تو کیا فیڈرل سروس میں صوبہ شرکت کر سکتا ہے یا نہیں؟

صاحبزادہ یعقوب خان: ظاہر ہے جو فیڈرل سروسز میں انٹرنٹ موجود ہیں جو افسر ٹریننگ کورس کر رہے ہیں، جن کا انتخاب ہو چکا ہے وہ خواہ کسی صوبے سے ہوں گے ان کی ٹریننگ جو ہے بتدریج اسی حساب سے چلے گی۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: جیسا کہ صاحبزادہ یعقوب خان صاحب کا اسم گرامی غالباً پنجاب سے ہے تو اس طرح اگر اس میں فیڈرل کے جو ہیں ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی اور نام آپ بتا سکتے ہوں تاکہ تمام صوبوں کو اس میں نمائندگی میں اضافہ یا معلومات میں اضافہ ہونے کا زیادہ قوی امکان ہو، یہ از راہ کرم آپ کے پاس تو ضرور ہوگا۔

صاحبزادہ یعقوب خان: جناب نہ تو میں سوال سمجھا ہوں اور نہ اس کا جواب میرے مقدور میں ہے۔

جناب جاوید جبار: سپلیمنٹری سر!

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال کے مطابق ضمنی کریں۔

جناب جاوید جبار: جی، میں کوشش کروں گا۔

Would the honourable Minister indicate whether with reference to the general perception in Pakistan that the officers of the Governments of Pakistan (Provincial and Federal) tend to be very isolated or distant

from the public? Is there an adequate input of field work training in the programmes listed here because there is no specific reference to contact with grass roots community work after becoming officers of the Government of Pakistan?

Mr. Deputy Chairman: Sahabzada Yaqub Khan Sahib.

صاحبزادہ یعقوب خان : رورل اکیڈمی پشاور میں ظاہر ہے اس قسم کا رابطہ قائم کرنا ضروری ہوگا ۔

As regards the others *e.g.* the subject of Public Administration in Pakistan, I presume, I cannot say for certain but I presume that it would not be possible to teach, instruct or orient the students in Public Administation without drawing their attention to the importance of maintaining grass root contact of ensuring that they do sufficient field work and the techniques for doing so. Of course, I am making a presumption and if the honourable Senator desires I will seek confirmation of whether my presumption based on the subjects given in detail is correct. Thank you, Sir.

Mr. Javed Jabbar: I will appreciate that. Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی ، اگلا سوال قاضی حسین احمد صاحب ۔

ADVERTISEMENTS OF CIGARETTES ON T.V. & RADIO

9. ***Qazi Hussain Ahmad** (Put by Mr. Abdur Rehim Mir Dad Khel): Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether the Government has any plan to stop the advertisements of cigarettes on T.V. and Radio?

Kazi Abdul Majid Abid: There is no proposal to discontinue advertisements of cigarettes on T.V. and Radio.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل : ضمنی سوال ، کیا وزیر محترم بیان فرمائیں گے کہ اشتہارات بند کرنے کی تو کوئی تجویز نہیں ہے ۔ ایک طرف سگریٹ کے پیکٹ پر یہ لکھا ہے کہ سگریٹ پینا مضر صحت ہے اور دوسری طرف آپ اشتہارات دے رہے ہیں ۔ یہ کیا تضاد ہے ۔ کیا آئندہ کے لئے اس تجویز کو واپس لیا جا سکتا ہے ۔

قاضی عبدالمجید عابد : جناب بالکل اسی طرح جس طرح سگریٹ کے پیکٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ اس کے پینے میں نقصان ہے اور پھر بھی لوگ اس کو لیتے ہیں اور پیتے ہیں، وہی مسئلہ ہمارا بھی ہے ہم خود ہی اشتہار دے رہے ہیں کہ سگریٹ مت پیو ۔ اس کے یہ نقصانات ہیں ۔ ان

اشتہاروں کو بند کرنے سے آمدنی میں جو کمی پیدا ہو گی جب تک اس کی تلافی کہیں سے نہیں کی جاتی، جب تک کوئی اس کا نعم البدل تلاش نہیں کیا جاتا، تب تک میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہاں آپ اخلاق کی بھی تلقین کریں منسٹر صاحبان، اگلا ضمنی سوال۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : تضاد بیانی کی بھرمار ہے ایک طرف تو آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بالکل مضر صحت ہے۔ وزارت صحت یہ کہہ رہی ہے اور آپ زیادہ سے زیادہ پیسے کمانے کے لئے اس قسم کے اشتہار دے رہے ہیں۔ کیا یہ وزیر صحت اور وزیر اطلاعات کے آپس میں اختلافات ہیں۔ اگر نہیں ہیں تو خدا را پھر اس قوم کو کیوں اس طرف مائل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بارے میں ایک واضح پالیسی ہونی چاہیئے۔

قاضی عبدالمجید عابد : سچی بات جو کہی جائے اس کو تضاد بیانی تو نہیں سمجھنا چاہیئے میں نے عرض کیا کہ اس سے ہماری جو آمدنی ہے جب تک اس کے نعم البدل وسائل پیدا نہیں کئے جاتے تب تک ہم اشتہارات بند نہیں کر سکتے۔ ہمارے ٹی وی اور براڈ کاسٹنگ کا دارومدار ان اشتہاروں پر بھی ہے۔ اس کی آمدنی سے ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اس آمدنی سے آپ عوام کی صحت کو کیوں مجروح کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے متبادل آپ کوئی چیز لائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرداد خیل صاحب سگریٹ کے پیکٹ پر لکھا ہوا ہے کہ سگریٹ پینا مضر صحت ہے اور پینے والے پیتے ہیں۔ اگلا سوال قاضی حسین احمد صاحب۔

AREA UNDER POPPY CULTIVATION IN DIR AND MALAKAND

10. ***Qazi Hussain Ahmad**: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the total acreage of land in Dir and Malakand Agencies where poppy has been cultivated this year;

(b) the total quantity of heroin likely to be extracted from the said crop; and

(c) the steps taken by the Government to stop such cultivation?

Mr. Wasim Sajjad (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan): (a)

Dir	5000 acres
Malakand	60 acres.

(b) 5.06 metric tons of heroin is estimated to be obtained from the said crop.

(c) In order to control the opium production, Pakistan Narcotics Control Board has launched long term developmental schemes in collaboration with USAID, United Nations Fund for Drug Abuse Control and United States International Narcotics Matters for the development of physical infrastructure, improvement of agriculture and livestock, manpower training, education and health, introduction of viable cash crops and improvement of farm production techniques in the poppy growing areas of NWFP. The aims and objectives of these schemes are to provide income replacement to the poppy growers in the form of development of areas concerned. Consequently the Buner Sub-Division and Malakand Agency are now entirely free from opium production. During the current year arrangements have been made to eradicate illicit poppy cultivation through aerial spraying. Uptill now some 13568 acres have been destroyed.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جواب پڑھ دیں -

راجہ نادر پرویز خان : جواب پڑھا ہوا تصور کرتے ہیں البتہ کوئی ضمنی سوال ہو تو پوچھ لیں -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : آپ شرماتے کیوں ہیں پڑھ دیں - پھر میں ضمنی سوال کروں گا - کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ اپنا ہاؤس ہے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں نے اسی لئے کہا ہے کہ آپ پڑھ دیں - عبدالرحیم میرداد خیل صاحب آج تھوڑے سے موڈ میں ہیں - تو آپ جواب پڑھ دیں -

[راجہ نادر پرویز خان نے جواب پڑھا]

جناب ڈپٹی چیئرمین : ضمنی سوال ، نماز کا وقت ہونے والا ہے اس لیے یہ وقفۂ سوالات ختم ہو جانا چاہیئے - جی ضمنی سوال -

سید عباس شاہ : کیا وزیر موصوف صاحب بتائیں گے کہ گدون ایریا میں پوپی کی کتنے ایکڑ کاشت ہے - دیر اور مالاکنڈ کا دیا گیا ہے - تو گدون کا بتا دیں ٹوٹل ایریا کا اندازہ کرنے کے لئے ؟

راجہ نادر پرویز خان : اس کے لئے فریش نوٹس چاہیئے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : سوات میں کیا اقدامات کئے گئے ہیں یا آئندہ ارادہ ہے ؟

راجہ نادر پرویز خان : سر، سوال صرف دیر اور مالاکنڈ کا پوچھا گیا ہے اگر ضمنی بھی اس کے مطابق ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : صرف منصوبے کے بارے میں پوچھا ہے کہ گورنمنٹ کی سکیم کیا ہے؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : گزارش یہ ہے کہ وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا سوات میں اس منصوبے کو ختم کرنے کے ارادے ہیں یا نہیں۔

راجہ نادر پرویز خان : سر، جس علاقے میں بھی پاپی گروکی جائے گورنمنٹ کی سکیم تو سب علاقوں کے لئے یکساں ہے کہ جہاں ہو اس کو تلف کیا جائے اس کو compensation دی جائے گی لوگوں کو پیسہ دیا جائے گا اس منصوبے میں ہر چیز موجود ہے اگر سوات میں ہے تو اس کے خلاف یقیناً ایکشن لیا جائے گا اگر نہیں ہے It is not here in the answer...

سردار خضر حیات خان : کسی خاص ایریا کے متعلق میں نہیں پوچھ رہا۔ ٹوٹل ایریا کے متعلق پوچھ رہا ہوں کہ وہ پاکستان میں کتنا ہے۔ including other tribal areas and elsewhere.

راجہ نادر پرویز خان : جناب سوال کے مطابق ہم نے ڈیٹا مہیا کیا ہے اگر یہ ٹوٹل چاہتے ہیں تو اس کے لئے فریش نوٹس دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس سوال پر کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

قاضی عبداللطیف : تلف کرنے کے بعد فی ایکڑ کتنا معاوضہ دیا جاتا ہے۔

راجہ نادر پرویز خان : ۵۰۰ روپے فی ایکڑ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال، قاضی حسین احمد صاحب۔

ACTION TAKEN AGAINST THE INDIAN SABOTEURS

11. ***Qazi Hussain Ahmad** (Put by Mir Abdul Rehim Mir dad Khel): Will the Minister for Interior be pleased to state the action taken against fifteen Indian saboteurs with the rank of Major and Colonel in the Indian Army who were arrested in Sind in December last?

Mr. Wasim Sajjad (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan): Required information is being collected from the Government of Sind and will be laid on the table of the House.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۲ پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

SAUDI SCHEME FOR SOCIAL INSURANCE

12. ***Prof. Khurshid Ahmad** (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel): Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the steps Government has taken to ensure that the contributions of Pakistani workers in Saudi Arabia, paid in connection with social insurance under the Saudi scheme for General Organization for Social Insurance, are paid to those workers who are now returning from Saudi Arabia; and

(b) whether the Government is aware that huge amounts are due to Pakistani workers or may become due in course of time under the said scheme. if so, the steps Government is taking to protect the legitimate financial interests of the said workers?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro (Answered by Mr. Muhammad Ibrahim Baluch): (a) The Government is seized of the situation and the Pakistan Mission in Saudi Arabia is in constant touch with the Saudi authorities. The existing Rules are presently under review of the authorities in Saudi Arabia and the out come is awaited.

(b) Government is aware of the fact that considerable amounts would become due to Pakistani workers in course of time under the Social Insurance Scheme in Saudi Arabia. For facilitating payments to the workers, the Pakistan Mission in Saudi Arabia is pursuing the matter actively with the relevant Saudi authorities.

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال نمبر ۱۳ عباس شاہ صاحب۔

COMPENSATION FOR LAND ACQUIRED FOR AFGHAN REFUGEES

13. ***Syed Abbas Shah**: Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state whether any compensation has been paid to the inhabitants of villages Tunder Khel, Chaughlan, Kalo Khel and Tola Mangali of Mianwali District whose lands have been acquired for the camps of Afghan Refugees;; if not the reasons therefor?

Syed Qasim Shah (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan): The compensation for the land acquired for Afghan Refugees camps in District Mianwali was assessed as Rs. 188,422.50 by the Assistant Commissioner, Isa Khel. The said amount has been released to Deputy Commissioner, Afghan Refugees, Lahore in June, 1986 for payment to the owners of the land.

The Deputy Commissioner, Mianwali has now intimated to Commissioner, Afghan Refugees, Lahore that the land owners are not

satisfied with the assessment of compensation made by the Assistant Commissioner, and have submitted a new claim amounting of 17,00,000 as compensation of the trees which were removed from the land before establishment of the camps for the refugees. The claim is exaggerated and Commissioner, Afghan Refugees, Lahore and Deputy Commissioner, Mianwali are trying to resolve the issue amicably.

جناب ڈپٹی چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

سید عباس شاہ : ضمنی سوال ، وزیر صاحب نے جواب میں فرمایا ہے کہ ۱۷ لاکھ بطور compensation مانگے ہیں لیکن یہ غلط ہے ۔ تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیوں اس کو غلط کہا جاتا ہے کہ

It is a big land which has been occupied

اور ان کو جو compensation ایک لاکھ دی ہے it was too small an amount.

so, if a genuine demand by the land owner is claimed that shuld be paid.

ان غریب لوگوں کو اس سے محروم نہ کیا جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جناب راجہ نادر پرویز صاحب ۔

راجہ نادر پرویز خان : یہ جس زمین پر ریفوجیز کیمپ بنے ہیں یہ اکوائر نہیں کی گئی بلکہ اس کے لئے compensation دی گئی ہے جب ریفوجیز چلے جائیں گے تو

This land will go back to the owners.

دوسری چیز یہ ہے کہ جب گورنمنٹ نے ایسس کیا تو ان کی یہ رقم ایک لاکھ ۸۰ ہزار چار سو بائیس بنتی تھی ۔ تو پھر ابھی انہوں نے جو کلیم کمشنر افغان ریفوجیز کو دیا وہ سترہ لاکھ صرف ان درختوں کے لیے دیا جو درخت کاٹے گئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

It is a very exorbitant price claimed by the owners.

Mr. Deputy Chairman: The House is adjourned for Maghrib prayers.

(The House adjourned for Maghrib Prayers).

(The House reossembled after interval with Mr. Deputy Chairman Malik Muhammad Ali Khan in the Chair).

جناب ڈپٹی چیئرمین : انجینئر ایس ایم آغا صاحب، آخری سوال ہے۔

14. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the total number of persons recruited in the service fo Pakistan Narcotics Control Board from the province of Baluchistan during the last two years alongwith their names, place of domicile etc.;

(b) the total number of the employees of Pakistan Narcotics Control Board indicating also their names, designations and place of domicile etc.; and

(c) the provincial quota if any, fixed for the PNCB service?

Mr. Wasim Sajjad (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan): (a) 23.

Name and place of domicile is indicated in the statement at Annexure-I.

(b) 623.

Details are given in Annexure-III

(c) No separate quota has been maintained/fixed for PNCB service other than the prescribed Government quota.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

انجینئر سید محمد فضل آغا: عرض یہ ہے کہ ہماری تو مجبوری ہے اگر کہتے ہیں تو گورنمنٹ کی نقاب کشائی ہوتی ہے اور اگر نہیں پوچھتے ہیں تو بلوچستان کی حق تلفی ہوتی ہے۔ تو مجبوراً بار بار پوچھنا پڑتا ہے اور گزشتہ کی طرح اب کے بھی آپ دیکھیں کہ سکیل ۱۷ اور اس سے اوپر میں بلوچستان کا ایک آدمی بھی نہیں ہے اور پچھلے ۳۸ سال میں جو ہوا، وہ تو ہوا ہے ہم نے جب سے جمہوری حکومت قائم کی ہے تو ہم بڑے وعدے کرتے رہے ہیں کہ ہم سب لوگوں کو حقوق دیں گے اور احساسِ محرومی ختم کریں گے تو اب بھی موجودہ لسٹ میں سکیل ۱۷ اور اس سے اوپر میں ہمارا ایک آدمی بھی نہیں ہے، گزشتہ ۱۰ سال سے جب سے یہ نارکوٹکس بورڈ قائم ہوا ہے ایسا ہو رہا ہے تو یہ اس طرح کا

سلسلہ کب تک چلتا رہے گا، کیا وزیر موصوف اس پر کوئی روشنی ڈال سکیں گے، یا یہ ہمیشہ ڈرائیور اور چپڑاسی ہی بلوچستان سے لیتے رہیں گے یا کچھ سکیل ۱۷ اور اس سے اوپر کے بھی لوگ ہوں گے۔

راجہ نادر پرویز خان: صوبوں کے لئے گورنمنٹ کا مخصوص کوٹہ ہوتا ہے جناب، اس کوٹے کو مدنظر رکھ کر ہم لوگوں کو روزگار دیتے ہیں I just quote from the answer Sir. جناب یہ حصہ (ب) میں کل ۶۳۲ لوگ ہیں، جس میں سے ۲۳ بلوچستان سے ہیں اگر جناب گورنمنٹ کا کوٹہ بھی لیا جائے جس کو جناب میں ابھی آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں تو پنجاب کے لئے جو کوٹہ مخصوص کیا جاتا ہے وہ ۶۰ فیصد ہے جناب، سندھ کے لئے ۱۹ فیصد کوٹہ مخصوص کیا گیا ہے، سرحد کے لئے ۱۱٫۵ فیصد اور بلوچستان کے لئے ۳٫۵ ، ۳٫۵ فیصد کا کوٹہ جو حکومت کا قانون ہے اس کو اگر مدنظر رکھا جائے تو ۲۳ اس کوٹے سے بھی زیادہ ہیں اور اگر آغا صاحب سمجھتے ہیں کہ کوئی جگہ خالی ہے اور کوٹے کے اندر ان کے لوگ آتے ہیں تو بتائیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: اس فیاضی کے لئے ہم مشکور ہیں کہ منسٹر صاحب اور ان کی وزارت بڑی فیاض ہے کہ چپڑاسی اور چوکیدار واقعی انہوں نے بلوچستان سے رکھے ہیں، میری درخواست صرف یہ ہے کہ سکیل ۱۷ اور اس سے اوپر کے جتنے بھی لوگ ہیں، ان میں ایک آدمی بھی بلوچستان کا نہیں ہے، کیوں؟

راجہ نادر پرویز خان: جناب! جس وقت کوٹہ مخصوص کیا گیا اور لوگوں کو لیا گیا اس وقت سکیل ۱۷ اور اس سے اوپر، میرٹ پر اور تعلیمی اہلیت کے مطابق لوگ موجود نہیں تھے اس لئے نہیں لیا گیا اگر ہوتے تو یقیناً لئے جاتے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب ہماری وزارتوں کا بلوچستان کے متعلق یہ کہنا، میں سمجھتا ہوں شاید گورنمنٹ کی طرف سے انسٹرکشن ہی ہو سکتی ہے ہر وزارت کو، کہ جب بھی ہمارے کوٹے میں Short fall ہوتا ہے تو جواب یہی ملتا ہے کہ کوالیفائیڈ اور قابل لوگ نہیں ہیں، اب سکیل ۱۷ میں تو آپ کو صرف گریجویٹ یا ایم اے چاہیئے، اگر وزیر موصوف صاحب مہربانی فرمائیں، اس وقت بھی اگر ہمارا کوٹہ مختص کریں اور اس وقت ہمیں ہاؤس میں یہ کہہ دیں کہ اتنے لوگ ہم لگا لیں گے تو کل میں ان کے دفتر کے سامنے کوالیفائیڈ

لوگوں کی لائن لگا دوں گا اور اس میں یہ سلیکشن کر لیں کہ دو، چار جتنے یہ لوگ لگا سکتے ہیں گریڈ ۱۷ اور اس سے اوپر کے سکیلوں میں ......

راجہ نادر پرویز خان : سر، جیسے آسامیاں ہوں گی اسی کے مطابق بلوچستان اور کوئٹہ کا جو شیئر ہے وہ ان کو ضرور دیا جائے گا یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قانون سے باہر کوئی چیز نہیں کی جائے گی - قانون کو ایک طرف کر کے آپ کسی اور کو رکھ لیں ایسا نہیں ہو گا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی شکریہ -

انجنیئر سید محمد فضل آغا : میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا قانون سے میں بھی بخوبی واقف ہوں اس لئے کہ میں بھی سروس کیڈر کا آدمی ہوں اور اس ہاؤس کے فلور پر غیر منطقی بات کرنا کسی بھی آدمی کو زیب نہیں دیتا ہے - میں بھی قانون کے مطابق بات کر رہا ہوں گزارش صرف اتنی ہے کہ ہم اپنے لوگوں کا منہ کس طرح بند کر سکیں - یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اس فورم پر آکر ان کی جو خامیاں اور کمزوریاں ہیں یا جو ان کا حق ہے اس کے لئے کہیں ریکوئسٹ صرف یہی ہے کہ گریڈ ۱۷ میں یا اس سے اوپر پورے آرگنائزیشن میں ایک آدمی بھی ہمارے علاقے کا نہیں ہے - کیا یہ ہم سے وعدہ کرتے ہیں کہ کل پرسوں یا مہینے کے اندر ہمیں ہمارا کوٹہ دیں گے ورنہ یہ آسامیاں تو ہمیشہ پر ہی رہتی ہیں اور پچھلے دو سال میں بھی جو آسامیاں پر ہوئی ہیں ان میں نہ کسی ایم این اے نہ کسی سینیٹر کو معلوم ہے کہ اس میں کوئی انٹرویو ہوا ہو - آسامیاں اسی طرح اگر پر ہوتی رہیں گی تو پھر لوگوں کو ان کا حق کیسے ملے گا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرا خیال ہے کہ وہ متعلقہ منسٹر بھی ہیں اور انہوں نے بڑی ذمہ داری سے کہا ہے - جب نئی پوسٹیں آئیں گی تو ......

انجنیئر سید محمد فضل آغا : نہیں سر وہ پچھلا شیئر کیا ہوا - ہم پچھلے چالیس سال سے جوتے کھا رہے ہیں - حق ہمارا مارا گیا ہے اگر پچھلے دو سال سے ہمارا کوئی مداوا نہیں ہوا تو اس کا کیا بنے گا -

جناب ڈپٹی چیئرمین : منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے - راجہ صاحب آپ اس بارے میں اور کچھ کہیں گے -

راجہ نادر پرویز خان : میں آنریبل ممبر سے التجا کروں گا اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے صوبے کے ساتھ کسی قسم کی کوئی چیز نہیں برتی جائے گی جب آسامیاں ہوں گی تو ان کو ضرور favourably, sympathetically کنسیڈر کیا جائے گا لیکن اس کوٹے

کی حد کے اندر رہتے ہوئے جو گورنمنٹ نے کوٹہ مقرر کیا ہے۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا: منسٹر صاحب! آپ یہ فرمائیں کہ گریڈ ۱۷ اور اس سے اوپر میں ہمارا کتنا کوٹہ بنتا ہے اور اس میں سے کتنا ملا ہے۔ اگر کوٹے کی بات ہو رہی ہے تو میں بھی کوٹے پر بولتا ہوں میں زیادہ تو نہیں مانگ رہا ہوں۔ ہمارا کوٹہ کتنا ہے اور اس میں کتنا ملا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے خیال میں جواب وہی ہے جو منسٹر صاحب نے بتایا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کوٹہ کی تعداد بتا دیں ایک ہے، دو ہے چار ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کوائیسچن آور ختم ہے۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین: الحاج پیر سید محمد شاہ جیلانی نے اپنی علالت کی بنا پر ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب عبدالمجید قاضی صاحب نے اپنی ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۲۳ اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب احسان الحق پراچہ صاحب اپنی کاروباری مصروفیات کی بنا پر بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے ۲۳ تا ۲۸ اپریل رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: پیر شجاعت حسین قریشی نے ناسازی طبع کی بنا پر ایوان سے ۲۳ اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے۔

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS

جناب ڈپٹی چیئرمین : پریولیج موشنز، قاضی عبداللطیف صاحب نمبر ا۔

(i) RE: FAILURE OF JUSTICE DIVISION TO PROVIDE URDU VERSION OF AMENDED CONSTITUTION

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ براہ کرم ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کا موقع دیا جائے۔ جناب والا کو علم ہے کہ تقریباً آٹھ ماہ سے زائد عرصہ ہونے کو ہے کہ جناب کی وساطت سے وزارت قانون سے استدعا کی گئی تھی کہ ۱۹۷۳ء کے دستور پاکستان کے اصل مسودہ ۱۹۷۷ء سے قبل یا بعد ۱۹۸۶ء تک جو ترامیم ہوئی ہیں اور انگریزی میں باقاعدہ کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں ان کا اردو متن مجھے مہیا کیا جائے۔ جناب والا ! چونکہ میں انگریزی سے کماحقہ استفادہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے بحیثیت سینیٹر میں سینٹ کی کارروائی میں بھرپور کارکردگی ادا نہیں کر سکتا۔ جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جناب والا! بار بار یاد دہانی کے باوجود ہمیشہ ٹال مٹول کرنے سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ دیدہ و دانستہ میرے کام میں خلل اندازی کی جا رہی ہے جس سے میرا اور ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ برائے مہربانی اسے استحقاق کمیٹی کے حوالہ کر کے حق رسی کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کی ایڈمیسبلٹی پر جانے کی بجائے میں عرض کرتا ہوں کہ سینٹ سیکرٹریٹ کی طرف سے مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ انہوں نے آپ کو ایک ایسی کاپی فراہم کر دی ہے جس کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے اگر آپ میرٹ پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور کچھ فرمانا چاہتے ہیں تو فرمائیے۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا ! گزارش یہ ہے اس میں دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اردو کی حق تلفی کی جا رہی ہے۔ اردو قومی زبان ہے اور قومی زبان میں دستور اپنی قوم کو مہیا نہیں کیا جا رہا۔ جبکہ اس میں ترمیمات آ رہی ہیں اور وہ ترامیم فوراً ہی اردو میں شائع کر دینی چاہیئے تھیں تاکہ اپنی قوم اپنی زبان میں اس سے استفادہ کر سکے۔ جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ سینٹ سیکرٹریٹ کی جانب سے یہ مہربانی ہوئی ہے انہوں نے فوٹو سٹیٹ کر کے پرسوں یا ترسوں مجھے ایک کاپی عنایت کی ہے لیکن حکومت کی جانب سے وہ آج تک نہیں ملی۔ اس کے ساتھ میں یہ گزارش کروں گا، وہ فوٹو سٹیٹ کاپی ہے مستند کاپی نہیں

کہی جا سکتی۔ مستند کاپی وہی ہو گی جو پریس میں آکر مارکیٹ میں آئے گی اور اسی سے استدلال کیا جائے گا آج میں اس سے کوئی استدلال کروں گا تو یہ کہیں گے کہ یہ فوٹو سٹیٹ ہے اور اس میں یہ غلطی ہو گئی تھی۔ تو اس لئے میں گزارش کروں گا کہ استحقاق پھر بھی باقی رہتا ہے۔ لہٰذا مہربانی فرما کر اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس میں وسیم سجاد صاحب کچھ کہنا چاہیں گے ؟

جناب وسیم سجاد : جناب والا ! جہاں تک محترم قاضی صاحب کے استحقاق کا تعلق ہے وہ نہ صرف اردو کی کاپی فراہم نہ کرنے سے بلکہ انگریزی کی کاپی بھی فراہم نہ کرنے سے مجروح نہیں ہوتا۔ یہ کسی ممبر کا استحقاق نہیں ہے کہ ان کو حکومت کی طرف سے آئین کی کاپی فراہم کی جائے۔ یہ کاپیاں جو ہوتی ہیں یہ فراہم کی جاتیں ہیں لیکن یہ کسی کا استحقاق نہیں ہوتا اور مارکیٹ سے بھی خریدی جا سکتی ہیں۔ جہاں تک ان وجوہات کا تعلق ہے کہ ان کو اردو ترجمہ کیوں فراہم نہیں کیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آئین میں جو دو ترمیمی بل زیر غور تھے ان میں سے ایک تو پاس ہو چکا ہے۔ نواں ترمیمی بل فی الحال قومی اسمبلی کے زیر غور ہے اور ہم چاہیں گے کہ قبل اس کے کہ اس کا ترجمہ شائع کیا جائے نواں ترمیمی بل بھی اپنی حتمی شکل میں سامنے آ جائے تاکہ اس کو بھی اس میں سمو دیا جائے اور بار بار ہمیں نیا ایڈیشن چھاپنے کی ضرورت محسوس نہ ہو اور نیا ترجمہ کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ لہٰذا جہاں تک اس کی فنی اور ٹیکنیکل پوزیشن ہے وہ تو یہ ہے کہ یہ ایڈمیسبل نہیں ہے۔ استحقاق وہ ہوتا ہے جس سے کسی ممبر کے اپنی فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ پڑے۔ لیکن یہ تو ایک چیز ہے جو خریدی جا سکتی ہے۔ جو بنائی جا سکتی ہے یہ حکومت کا فرض نہیں ہے کہ وہ ضرور اس کا ترجمہ کر کے کسی ممبر کو فراہم کرے۔ میں قاضی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ جب نواں ترمیمی بل اپنی حتمی شکل اختیار کر لے گا تو انشاء اللہ ہم اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کر دیں گے اور میں ان کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ ایک کاپی بھی پیش کروں گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا میں ... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : عبدالرحیم میرداد خیل صاحب ! ذرا قاضی صاحب اگر کچھ فرمانا چاہیں گے تو انہیں کہنے دیں اس لئے کہ یہ کوئی ایسا debatable پوائنٹ نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو میری تو خواہش ہوتی ہے کہ اس میں ضرور participate کیا جائے میرے خیال میں جس قدر سینٹ کا کام نمٹ سکے وہ ٹھیک ہے۔ جی قاضی صاحب !

قاضی عبداللطیف: جناب والا! گزارش یہ ہے ہمارے معزز وزیر محترم نے فرمایا کہ اس سے استحقاق مجروح نہیں ہوتا اور اس سے کام میں رکاوٹ نہیں پڑتی یہ اس وقت ہوتا کہ اگر مارکیٹ میں یہ کاپی دستیاب ہوتی، جب مارکیٹ میں سرے سے کاپی دستیاب ہی نہیں ہے تو اب اسے دستیاب کرانا کس کی ذمہ داری ہے کہ ملک کو یہ قانون دستیاب کرایا جائے تو یہ انہی کی ذمہ داری تھی اور وزارتِ قانون کی جانب سے یہ ہونا چاہیئے تھا اگر بازار میں وہ آجاتی تو ٹھیک ہے میرا استحقاق نہیں بنتا تھا میں کہیں سے خرید لیتا۔ لیکن سرے سے وہ اس کو پریس میں لائے ہی نہیں اور وہ ترمیمات آج تک پردۂ راز میں ہیں جس طریقے سے وہ فرما رہے ہیں کہ اگر وہ انگریزی میں بھی مہیا نہ کریں تو وہ حکومت کے لئے ضروری نہیں ہے۔ ہم مارکیٹ سے خریدیں لیکن مارکیٹ میں دستیاب ہی نہیں ہے اور آپ نے اس کا ترجمہ کرایا ہی نہیں ہے تو وہ ممبر اس سے کیسے استفادہ کر سکتا ہے اور کارروائی میں حصہ لے سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی عبدالرحیم میرداد خیل صاحب! آپ بھی اپنے خیالات فرمائیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب میں اتنی ہی گزارش کروں گا اور قاضی صاحب کی تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کہوں گا کہ پورے پاکستان کی زبان اُردو ہے اور اسے تعلیمی اور دیگر مقاصد کے لئے بھی لازمی قرار دینے کا حکومت اعلان کرتی ہے اور اس کے وقار میں اضافہ کرنے کا بھی اعلان کرتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ممبران کے استفادے کے لئے سہولت مہیا نہیں کی جا رہی۔ لہٰذا یہ واقعی ممبران کا استحقاق بنتا ہے کہ انہیں اس طرح کا زیادہ مواد مہیا ہو تاکہ ان کے نالج میں اضافہ ہو جس سے حکومت روگردانی کر رہی ہے۔ مزید میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت واقعی اُردو زبان کے مقام کو مزید آگے بڑھانے میں مخلص ہے تو پھر اسے چاہیئے کہ تمام مواد کا اُردو ترجمہ تمام ممبران کو فراہم کرے، نہ صرف ممبران کو بلکہ پورے پاکستان کے غریب عوام کے استفادہ کے لئے بھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جناب۔ جہاں تک قاضی صاحب نے سوال اٹھانا چاہا ہے کہ انصاف ڈویژن کی طرف گزشتہ آٹھ ماہ سے ۱۹۷۳ء کے ترمیم شدہ دستور کا اُردو ترجمہ فراہم نہ کرنے سے ان کے استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ محرک نے کہا ہے کہ دستور کے اُردو ترجمہ کا نسخہ نہ فراہم کئے جانے کے باعث وہ سینٹ کی کارروائی میں مؤثر کردار ادا نہیں کر سکے اور انصاف ڈویژن نے کسی نہ کسی بہانے سے دستور کی کاپی فراہم کرنے میں تاخیر کر دی ہے اس سے سینیٹر موصوف نے بظاہر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جسٹس ڈویژن کی طرف سے

دستور کا اُردو نسخے کی عدم فراہمی بطور سینیٹران کے فرائض میں بجا آوری پر اثر انداز ہوئی ہے اور رکاوٹ کا باعث بنی ہے۔ انہوں نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ میرے خیال سے انصاف ڈویژن کی طرف سے حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ انصاف ڈویژن کی طرف سے تیار کردہ اُردو نقل زیرِ طباعت ہے۔ لہٰذا اس ضمن میں جسٹس ڈویژن کی نیت پر شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں سینیٹ کا قیام ۲۱ رمارچ ۱۹۸۵ء کو عمل میں لایا گیا تھا لیکن محرک نے پہلے یہ سوال کبھی نہیں اٹھایا۔ لہٰذا یہ تحریک قاعدہ نمبر ۵۹ (۲) کی زد میں آتی ہے۔ محرک نے یہ بھی نہیں بتایا کہ دستور یا کسی دوسرے قانون کی رُو سے عطا کردہ پارلیمانی استحقاق میں سے کس خاص استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ لہٰذا سینیٹ کی طرف سے کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے اور اس تحریک کو قاعدہ نمبر ۵۹ (۲) اور (۳) کے تحت مسترد کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ محرک کو پہلے ایک ترجمہ شدہ کاپی فراہم کر دی گئی ہے جو سمجھتے ہیں کہ authentic نہیں ہے۔ یہ سینیٹ سیکرٹریٹ نے انہیں پیش کی ہے۔ لہٰذا میں تحریک کو خلافِ ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

اگلی تحریک نمبر ۲ جناب قاضی حسین احمد صاحب!

اچھا دوبارہ وہ دے دیں یہ lapse ہو گئی ہے Next

نمبر ۳ جناب جاوید جبار صاحب۔ اس بارے میں جاوید صاحب سے میری گزارش یہ ہے کہ چیئرمین صاحب نے تو اس کو چیمبر میں ہی kill کر دیا تھا مگر ہم لے آئے ہیں آپ جو فرمانا چاہتے ہیں فرما لیں۔

جناب جاوید جبار: میں آپ کا بڑا مشکور و ممنون ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ موضوع ایسا ہے کہ چیمبر میں اس کو kill کرنا . . . (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہرحال آپ نے جو اظہار خیال کرنا ہے وہ فرمالیں۔

(ii) *RE*: FAILURE OF THE GOVT. TO PROTECT LIFE AND PROPERTY OF PEOPLE IN THE TRAGIC EVENTS IN KARACHI

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, you have already pronounced your decision in advance of hearing the argument for admissibility. Anyway I ask for leave to move that the privilege of this House as the custodian of the rights of the people of all the four Provinces has been breached by the failure of the Federal Government to take adequate preventive steps to ensure that safety of life and security of property

are provided on an equitable basis to all citizens resident in Sind Province specially after the tragic events of December 1986. In the outbreak of violence in Karachi on April, 18, 19 and 20, 1987, innocent people have been short dead in cold blood by armed gangs, dozens injured, property looted and burnt on a large scale, representing a reoccurrence of the tension and violence that occurred a few weeks ago. In view of the well-known threat to peace and unity between different communities resident within the Province and the threat to the goodwill and to relations between the four provinces of the Federation of Pakistan, the Federal Government was obliged to take effective preventive measures. This failure of the Federal Government which derives its authority from Parliament represents an action that impedes and obstructs Parliament from performing its duties, the principal one of which is to serve and protect the well being of citizens. I move that this breach of Privilege be discussed in the House.

Do you wish to hear the arguments for admissibility, Mr. Chairman?

Mr. Deputy Chairman: Yes.

Mr. Javed Jabbar: Thank you Mr. Chairman. In arguing for admissibility, I will begin by pointing out for your attention Article 149 sub-clause (2) which says:

> "The executive authority of the Federation shall also extend to the giving of directions to a province as to the carrying into execution therein of any Federal law which relates to a matter specified in the Concurrent Legislative List and authorises the giving of such directions."
>
> In the Concurrent List Sir, items 1 and 2 deal with the criminal activities and item No. 17 deals with the use of Arms and their is no dearth of other items which are relevant to this particular sub-clause of Article 149.

Further Article 149 sub-clause (4) is very specific, which says.

> "The executive authority of the Federation shall also extend to the giving of directions to a Province as to the manner in which the executive authority thereof is to be exercised for the purpose of preventing any grave menace to the peace or tranquility or economic life of Pakistan or any part thereof."

Sir, in December 1986 over 300 people were killed in three days. The President of Pakistan and the Prime Minister of Pakistan visited hospitals in a couple of affected areas. They presided over very high level meetings on this crisis. The Pakistan Army was used. Therefore, in my mind there is absolutely no question of this being a federally

relevant issue, if the argument is ever presented that law and order is a provincial subject.

2. The inter-community situation within Sind Province represents the relationship between the four Provinces of Pakistan which also makes it a Federal subject.

3. Since December 1986 only minor cosmetic steps have been taken by the Provincial Government and as far as one can see the Federal Government has not taken a single Mr. Chairman, not a single deterrant action which can suggest that it was seriously anticipating the reocurrence of this violence. Not a single punishment has been meted out to anyone for acts of omission or commission for the massacre of 300 people.

4. The Federal Government in any case has a special responsibility for the maintenance of law and order when it is clear that the Provincial Government is incapable of maintaining the security of life and property for its citizens.

5. Lastly Sir, in these arguments for admissibility I will ask you and I will ask through your courtesy the treasury benches, how many people more have to die in Sind Province before the Government accepts its responsibility to intervene and to intervene effectively to control this unprecedented heartless massacre which has now become a subject of almost weekly occurrence and which does not seem to shake the self-complacence of the Federal Government. Referring to the very literal argument on admissibility, Sir, I invite your attention to Rule 59 (from 1—4) this motion satisfies every single one of the conditions listed in the Rules of Procedure for admissibility.

"Not more than one question shall be raised", it satisfies that.

2. "The question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity—" it was raised at the earliest opportunity.

3. "The matter shall be such as requires the intervention of the Senate". I think, there is no other subject under the sun more important than this which requires the intervention of the Senate because literally millions of people in Karachi and in Sind are struck by fear and insecurity.

4. "The question shall not reflect on the personal conduct of the President." Very obviously it does not reflect on the personal conduct of the President but I am sure that the Head of State shares the responsibility for the action of the Federal Government of Pakistan. Thank you.

Mr. Deputy Chairman: Mr. Wasim Sajjad.

Mr. Wasim Sajjad: Mr. Chairman, Sir, the question is no doubt that these are incidents which have taken place and which have upset the people of Pakistan generally. But the question here is about the admissibility of this privilege motion. On this, the basic question is: what is a privilege and whether it has been breached? Sir, we have time and again made submission before this honourable House that a privilege is that which is recognized as pertaining to the member as a member of the Parliament and anything which interferes with the performance of his functions in Parliament, only that is regarded as a privilege. General law and order situations, crimes committed at various places in no way effect the status of privilege of a member and they do not in any way effect the functioning of the person as a member.

Secondly, Sir, law and order situation is entirely a provincial matter. The Article to which the honourable member has referred that is Article 149 (4) it says:

> "(4) The executive authority of the Federation shall also extend to the giving of directions to a Province as to the manner in which the executive authority thereof is to be exercised for the purpose of preventing any grave menace to the peace or tranquillity or economic life of Pakistan".

The Federal Government does give directions. So, there is no question of any privilege being breached or the Constitution duty not being performed, the Federal Government does give directions in these matters, does provide policy guidance to the Provinces in these matters and, therefore, there is no question of breach of privilge on this account in any case, Sir. Even if let us say, God forbid, the Federation was unable to perform its Constitutional obligations and did not give directions it would not amount to a breach of privilege of the member. Secondly, Sir, I would also pointout that it does not deal with a specific instance or specific matter as the honourable member has said, he has talked of the outbreaks of violance in Karachi . . . .

جناب محمد طارق چوہدری : پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : چوہدری طارق صاحب ، پوائنٹ آف آرڈر پر ۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب یہ ہمارے لاء منسٹر جب سے وزیر داخلہ بنے ہیں لگتا ہے کہ کلاشنکوف بہت آگئی ہیں ۔ انہوں نے اتنا ڈز ڈز کیا ہے کہ ہمیں خطرہ محسوس

ہونے لگا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ اسے میں رول آؤٹ کرتا ہوں۔ جی وسیم سجاد صاحب فرمائیے۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, it also does not deal with the specific matter because various incidents taken place and the honourable member has in fact referred to tragic events of December, 1986. So, December, 1986, is far back and it is not a matter of recent occurrence. However, then he has referred to . . . .

Mr. Javed Jabbar: Point of order, Sir. The honourable Minister is not looking at the text of the motion. It does not refer to December, 1986. It refers to April, 1987. December, 1986 is only given as background.

Mr. Wasim Sajjad: I am also coming to the background which has been given and the honourable member has said in this privilege motion.

> ". . . .the failure of the Federal Government to take adequate preventive steps to ensure that safety of life and security of property are provided on an equitable basis to all citizens resident in Sind Provicne specially after the tragic events of December, 1986".

So, he is referring historically, correct, but he is referring to December, 1986 and alleging that the Government has not taken steps since December, 1986 and I was saying all these events after December, 1986, are not events of recent occurrence. He has also referred to events of 18, 19 and 20th that is all events of these three different dates and there are so many events, each event has its own peculiarity; each event is to be investigated by a particular Police Station; each event has its own victims; it has its own criminals and each event has to be investigated as a separate case. These are not specific instances. This is a general matter which is being brought up for discussion under the privilege motion. So, I would say, Sir, with great respect that this privilege motion is out of order and may kindly be ruled out of order'.

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

جناب جاوید جبار : جی بالکل میں عرض کروں گا چیئرمین صاحب! یہ معاملہ سنگین ہے، بار بار میں ایک سوال پر سپلیمنٹری نہیں کر رہا ہوں۔ لوگ مر رہے ہیں اور اس سے زیادہ موضوع میری نظر میں سنگین نہیں ہے۔ لہٰذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان کے دلائل کا جواب دے سکوں۔

Mr. Chairman, I regret that the honourable Minister has taken refuge in mere technicalities and even those technicalities are very weak technicalities. I say this because while the inindividual acts of murder and property burning may be separate acts, they are all part of a single phenomenon. All the people of Pakistan know that this is a part of a singular phenomenon, an ugliness that has arisen in our country over the past few months. So, no amount of argument can convince the people of Karachi and the people of Sind that these are individual acts of theft, bribery and corruption and burning. They are all parts of the same single disease.

Secondly, Sir, he submits that privilege has not been breached. Time and again, Mr. Chairman, rulings have shown, May's Parliamentary Practice will show and my privilege motion refers to the fact that whenever there is an act that impedes and obstructs Parliament from performing its duty which is to protect the life and serve the will being of the people of Pakistan, that constitutes breach of privilege. So, Mr. Chairman, I will draw your attention to May's Parliamentary Practice, to 'Kaul' and to every other source that impeding and obstructing Parliament from performing its duties constitutes a breach of privilige.

No. 3, Sir. He states that the Federal Government has given directions to the Government of Sind, then the people of Pakistan and the people of Sind want to know what are those directions? When were those directions given? What was the substance of those directions, if after giving those directions the same massacres are taking place and the same actions are being repeated, and, therefore, I submit that the arguments in favour of admissibility are overwhelmingly plain, please do not refer to technicalities. This matter is much bigger than mere commas and fullstops. It concerns the life and honour and dignity of the people of Pakistan and it is not to be treated in this frivolous way.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی وسیم سجاد صاحب ۔

جناب وسیم سجاد : جناب اس وقت ہم یہ بحث نہیں کر رہے کہ یہ معاملہ سنگین ہے یا کیا ہے اگر یہ بحث کے لئے ہو تو اس میں یہ واقعات آئیں گے ۔ میں صرف اتنا عرض کر رہا ہوں کہ ایڈمیسیبلٹی کا جو کوسچن ہوتا ہے ، اس کے لئے باقاعدہ رولز بنے ہوئے ہیں ۔ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ یہ رولز میں آتا ہے یا نہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ جی ! محرک کی بڑی شکایت یہ ہے کہ دسمبر ۱۹۸۶ کے المناک واقعات کے بعد وفاقی حکومت صوبہ سندھ کے شہریوں کے جان و مال کے تحفظ

کو یقینی بنانے کے لئے خاطر خواہ انسدادی تدابیر اختیار کرنے میں مسلسل ناکام رہی ہے۔ محرک کے خیال میں اس ناکامی کی وجہ سے ایوان کے استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے جو چاروں صوبوں کے عوام کے حقوق کا نگہبان ہے۔ امن و امان کا قیام اور سندھ کے عوام کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے ذمہ داری صوبائی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ ایک طرف تو صوبائی خودمختاری کی بات کی جاتی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ ۱۴۹ کے تحت ایکشن لے سکتی ہے۔ رکن موصوف نے اس مخصوص پارلیمانی استحقاق کی نشاندہی بھی نہیں کی جس کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اور جس کی بنا پر تحریک میں یہ الزامات عائد کئے گئے ہیں کہ صوبہ سندھ میں امن و امان کی صورتِ حال بگڑتی جا رہی ہے۔ محرک نے خود اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ دسمبر ۱۹۸۶ء میں کراچی میں رونما ہونے والے المناک واقعات کے بعد صورتِ حال بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ اگر حقیقت یہی ہے تو پھر یہ نہ تو کسی خاص واقعہ سے متعلق ہے اور نہ ہی اسے اولین موقع پر اٹھایا گیا ہے اور نہ ہی اس میں سینٹ کی مداخلت درکار ہے۔ لہٰذا یہ تحریک قاعدہ نمبر ۵۹ (۲) اور (۳) کے تحت میں مسترد کرتا ہوں۔

Mr. Javed Jabbar: With respect Mr. Chairman, I am sorry I walk out as a protest. It is not a ruling.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے آپ کو پورا موقع دیا کہ آپ اپنی تحریک کی وضاحت فرمائیں مگر میں رولز سے باہر نہیں جا سکتا۔ اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب طارق چوہدری: معاف کرنا جناب چیئرمین ....

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں، اگلی آئٹم، ایڈجرنمنٹ موشن نمبر (۱) طارق چوہدری صاحب۔

ADJOURNMENT MOTIONS

(i) *RE*: ISRAIL REPORTEDLY ESTABLISHING CONTACT WITH INDIA TO ATTACK PAKISTAN'S NUCLEAR PLANT

جناب محمد طارق چوہدری: میں تحریک کرتا ہوں کہ قومی سلامتی اور عوامی دلچسپی کے اس حساس ترین ملکی مسئلہ کو زیرِ بحث لانے کے لئے اجلاس کی بقیہ کارروائی کو روک دیا جائے کہ اسرائیل کے پاس پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کے بارے میں ضروری معلومات اور تصاویر

پہنچ چکی ہیں جس کی مدد سے اس نے ان تنصیبات پر حملہ کرنے کے لئے تین مرتبہ بھارت سے رابطہ قائم کیا۔ اگرچہ اس خبر کے مطابق ابھی بھارت نے اسرائیلی عزائم میں شامل ہونے میں تامل کیا ہے لیکن اسرائیلی عزائم کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس خبر کے بارے میں پاکستانی عوام میں خاصی تشویش اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس اہم حساس اور دور رس نتائج کے حامل مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے تاکہ نہ صرف ایٹمی تنصیبات کے دفاع و تحفظ کے لئے ضروری اقدامات تجویز کئے جا سکیں بلکہ پاکستانی عوام کو حقیقی صورت حال سے آگاہ بھی کیا جا سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیا آپ اس پر کچھ فرمانا چاہیں گے ؟

جناب محمد طارق چوہدری: جناب والا! اگرچہ یہ کافی پرانی خبر تھی لیکن اس خبر کو آج کے مسلم اخبار نے بھی دہرایا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ Mr. Jonathan جو امریکی نیوی کے سابق تجزیہ نگار تھے اور جن کو پچھلے دنوں اسرائیلی جاسوسی کے جرم میں سزا دی گئی، ان صاحب نے سیٹلائٹ کے ذریعے سے امریکی حکومت کو فراہم ہونے والی معلومات، اسرائیل کو بہم پہنچائیں تاکہ وہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو، عراق کے پروگرام کی طرح تباہ کر سکے۔

جناب والا! اگرچہ یہ اطلاع غیر ملکی ذرائع کی اطلاع ہے لیکن Mr. Jonathan کو جس طرح امریکی حکومت نے سزا دی اور اسرائیلی جاسوسی کے جرم میں سزا دی یہ مسئلہ ہمارے لئے فوری سنجیدہ توجہ کا طالب بن جاتا ہے۔ بطور خاص اس صورت میں کہ اگر اسرائیل کو ہمارے خلاف ایسا اسلحہ فراہم ہو جائے کہ وہ پنڈی کے قریب کہوٹہ تک پہنچ سکے تو وہ کبھی ایسی کارروائی میں تامل نہیں کرے گا۔ دوسری تشویشناک بات یہ ہے کہ ہمارے قرب و جوار میں ایسے ممالک موجود ہیں جو کہ نہ پاکستان کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں اور نہ پاکستان کے ساتھ دلچسپی رکھتے ہیں بلکہ پاکستان کے وجود کو تباہ و برباد کرنے میں بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ نتیجتہً وہ ملک اسرائیل کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں اگر اسرائیل ان ملکوں کے کسی ہوائی اڈے کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان پر حملہ آور ہو اور فوری طور پر اس بات کا اعتراف کر لے کہ میں نے یہ کارروائی کی ہے تو ایسی صورت میں ہم اس ملک کے اوپر جوابی حملہ بھی نہیں کر سکیں گے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اسرائیل کو براہ راست اس لئے خطرہ نہیں ہے کہ کوئی بھی ہمسایہ

عرب ملک پاکستان ائیر فورس کو اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ ہم اس کے ائیر بیس استعمال کرتے ہوئے اسرائیل کے خلاف جوابی اقدامات کر سکیں ۔ لہٰذا یہ مسئلہ بہت اہم، فوری نوعیت توجہ اور حکومت کی اوّلین ترجیح کا متقاضی ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ صاحبزادہ یعقوب صاحب چونکہ سابق جرنیل بھی ہیں، لہٰذا وہ فوجی نقطۂ نظر سے، قومی نقطۂ نظر سے اور خارجہ امور کے نقطہ سے اس کی وضاحت کریں ۔

چوتھی بات یہ کہ میں اور بھی زیادہ خوفزدہ اس لئے ہوں کہ یہ اطلاع ملی ہے کہ امریکن اواکس جو پاکستان کو ملنے والے ہیں، ان میں اوپریٹر امریکی ہوگا، ہمیں یہ نہیں پتہ کہ وہ امریکی یہودی ہوگا، عیسائی ہوگا، یا کون ہوگا، یہ پاکستان کا مخالف ہوگا یا اسرائیل کا ہمدرد ہوگا، نتیجتہً ایک تو ۲-لا کی تاریخ دہرائی جا سکتی ہے، دوسرے وہ اواکس جو ہمارے حق میں استعمال ہو، ہمارے خلاف بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا اس بات کی بھی وضاحت کی جائے کہ کیا فی الواقع وہ اواکس امریکن اڑائیں گے ۔ میری صرف یہی گزارشات ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ، ویسے تو خارجہ پالیسی کے دوران اس مسئلہ پر کافی تفصیل سے بحث ہو چکی ہے۔ بہر حال میں صاحبزادہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اظہار خیال فرمائیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری: اس بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔

Sahabzada Yaqub Khan: Sir, there are two aspects of this problem. I will deal with the second one first. The reference to AWACS, their capabilities and how they will be manned is not part of the adjournment motion, therefore, it would not be proper and appropriate for me to comment on that aspect. It could be discussed by a separate question or by any other method that might be considered suitable. As regards the motion itself, I would oppose the adjournment motion, Sir. "The Government of Pakistan has taken note of the recent Press reports regarding collusion between Israel and India to attack our nuclear facilities. These reports have appeared in the Press from time to time and have understandably caused anxieties. These have been denied by the Indian Government but in this context it may be recalled that Pakistan and India agreed in December 1975 not to attack each others nuclear facilities. However, quite apart form that I wish to assure the honourable members of the Senate that edequate precautionary measures of every kind have been taken by the Government to protect our

peaceful nuclear installations. The Government of Pakistan has also stated that any attack on these nuclear facilities would in fact be construed as an act of war and it would entail full and effective retaliation against the aggressor. Our capacity for self defence against such an aggression should not be under-estimated.

Since the Government has taken adequate measures to protect the country against the threat mentioned by the honourable Senator, I hope he will agree not to press the adjournment motion. Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیا چوہدری صاحب آپ ان کی یقین دہانی کے بعد پریس کرتے ہیں؟

جناب محمد طارق چوہدری: جناب والا! میں آپ کو موقع نہیں دوں گا کہ جو کچھ آپ کے پاس پہلے سے تیار پڑا ہے اسے استعمال کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے پاس تو رولز ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب اواکس کے بارے میں انہوں نے کچھ فرمایا نہیں۔ بہرحال ان کے بیان سے میری تسلی تو ہو گئی ہے لیکن اواکس والا مسئلہ پھر ادھر ہی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ تو علیحدہ چیز ہے۔ بہرحال ناٹ پریسڈ، تحریک التوا نمبر ۲ جناب طارق چوہدری۔

(ii) *RE*: WORLD BANK REPORT REGARDING PAKISTAN'S TEXTILE INDUSTRIES

جناب محمد طارق چوہدری: میں تحریک کرتا ہوں کہ فوری نوعیت کے اس اہم قومی مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اجلاس کی معمول کی کارروائی کو روک دیا جائے کہ عالمی بنک نے پاکستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری کے بارے میں جو رپورٹ تیار کی ہے اس میں حیرت انگیز اور تشویشناک انکشاف کیا گیا ہے کہ "پاکستان میں استعمال ہونے والا چالیس فیصد کپڑا اسمگل شدہ ہوتا ہے،" پاکستان ایسا زرعی ملک ہے جس کی سب سے توانا صنعت کپڑے کی صنعت ہے لیکن سمگلنگ کے ذریعے نہ صرف ملکی صنعت کو برباد کیا جا رہا ہے بلکہ یہ سلسلہ ملک کی مجموعی معاشی صورت حال پر بھی ہولناک اثرات مرتب کر رہا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ملکی صنعت اور معیشت کو برباد کرنے والے ان اقدامات کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے۔

جناب والا! سمگلنگ کی کوئی بھی قسم ہو، کچھ بھی نوعیت ہو، وہ ملک پر بڑے

دور رس اثرات رکھتی ہے، پاکستان میں ہیروئن کی سمگلنگ نے صحت برباد کی، اسلحہ کی سمگلنگ نے زندگی اجیرن کی اور کپڑے کی سمگلنگ نے معاشی، صنعتی بربادی اور زرمبادلہ کو تباہ کر دیا۔ سمگلنگ کی روک تھام حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن حکومت کی عدم توجہی اور غیر ذمہ داری نے اس کاروبار کو بہت بڑے گینگز ترتیب دینے میں مدد دی ہے، بڑے طاقتور گینگ پیدا ہو گئے ہیں اور اب جب اس کے خلاف کبھی کوئی کارروائی کرنے پر سوچا جاتا ہے تو سمگلر تو بچ نکلتے ہیں اور سینکڑوں بے گناہ لوگ مارے جاتے ہیں، اب جبکہ دو بڑے ہی نوجوان، بڑے ہی جرأتمند اور بڑے ہی بہادر لوگوں کے ذمے یہ ذمہ داری ڈال دی گئی ہے تو مجھے توقع ہے کہ شاید اس کا کچھ ازالہ ہو سکے۔ بہرحال یہ میری درخواست ہے کہ اس موشن کو قبول کیا جائے اور بحث کے لئے دن مقرر کیا جائے تاکہ اس ناسور سے نجات حاصل کرنے کے لئے مناسب تجاویز مرتب کی جا سکیں۔ اس ضمن میں آخر میں ایک چھوٹا سا واقعہ میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا، مولانا اشرف علی تھانوی کا یہ واقعہ ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ میں حج پر گیا تو وہاں جمرہ کے قریب یعنی جن کو شیطان کہتے ہیں اور ان پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک خان صاحب جوش ایمانی میں اس جمرہ کے اوپر چڑھے ہوئے تھے، جو بڑا شیطان ہے اور وہ اس کے اوپر جوتا مار رہے تھے تو میں نے اس کو سمجھایا کہ حضور اس طرح نہیں کرتے تو خان صاحب نے جواب دیا کہ آپ پیچھے ہٹ جاؤ اس نے میرا بڑا کلیجہ جلایا ہوا ہے تو مولانا نے پھر سمجھایا کہ یہ اسلام کے اصول کے مطابق نہیں ہے تو اس نے کہا کہ جو شیطان کا حامی ہے وہ بھی آجائے تو اس طرح جناب اب میں سمگلروں کے حامیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ کچھ فرمائیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: دیکھ لیں، اگر کورم پورا ہے تو پھر اجلاس کو جاری رکھا جائے اگر نہیں ہے تو اس بارے میں انتظام کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: گنتی کی جائے۔

(کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Deputy Chairman: The House is in quorum. Yes please.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, I beg to oppose the adjournment motion. The Ministry of Industries who are concerned with the Report

have commented as follows:

The Report is the first draft of an informal discussion report. The Ministry of Industries did not have the opportunity of examining the report. Neither the report was sent to them by Economic Affairs Division nor were they consulted during its formal discussion on the basis of which the first draft of the report has been prepared. They claim that 40 % of the cloth which is being used in the country is smuggled through different sources:

(1) By the returning workers who bring the fabric alongwith them in the country;

(2) Through smuggling;

(3) By import of old clothes.

The smuggled cloth is only a part of the total import which we have in our country, Sir. In the last three years the cloth which has been seized by the Government, I will just give you brief figures with value in rupee as under:

Year	*Rupees*
1984-85	2,77,39,075.00
1985-86	4,07,11,726.00
1986-87	2,48,45,000.00

The Government is aware of the ill effects of the smuggling of cloth and its ill effects on the local industry. The Central Board of Revenue (CBR) have made definite suggestions and taken steps to set this thing right. These are as follow:

(1) The transit facilities given to the Afghan people for their trade through the country have been revised. They have tried to plug in the holes which give the opportunity to move that cloth and that fabric to Bara markets and other places.

(2) When the fabric or the goods are being transported from Karachi to Peshawar or from Karachi to Quetta, now it has been organized and ordered that the escort of the Customs people will go along with those transport goods whether by train or by road. By these few measures the smuggling

has been cut down and contained considerably.

The other misuse of the fabric is the misuse of the 'A' form which has been now changed. Previously the 'A' form used to be taken over by the people in the markets like the Bara market and other places and they used to claim unaccompanied baggage. Now the passenger himself—the person who comes from abroad—has to claim the baggage himself and this change will cut down smuggling considerably. Previously it used to be that after the transfer of residence, that is, after staying abroad for six months, a person used to come back and he could claim all the baggage on the 'A' form, TR documents, endorsed form 'A', books of the goods from Singapore, Hongkong, Dubai defeating the very purpose of concessions meant for *bonafide* passengers. This rule is being modified to curtail smuggling which is taking place in our country from different places.

Furthermore, Sir, the duty free facilities—the allowances are restricted now only to the accompanied baggage. When a passenger comes, he will have the duty free facilities only if he brings the baggage along with him the otherwise previously this provision was not there.

The last step which has been taken by the CBR or the Customs Department is that forty anti-smuggling mobile squads are functioning throughout the country to cut down smuggling. And I am sure Sir, in view of all the steps taken by the Government and the CBR and the Ministry of Finance and Industry we will be able to curtail the smuggling in the country and I am sure in view of the reasons and the answer given to the honourable member he will not press his motion.

جناب محمد طارق چوہدری : یہ ایک ہی شہر کے دو نمائندوں کا پہلا مکالمہ ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں بطور سینیٹر کریں ۔

جناب محمد طارق چوہدری : دو نمائندوں کا جی ، اور طرح کا سہی ۔ بہرحال ہم یہاں راجہ صاحب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے کیونکہ میرا خیال تھا کہ حکومت نے انہیں ستارۂ جرأت دیکھ کر یہاں بھیجا ہے ۔ لیکن یہ بھی سمگلنگ کے خلاف کاغذی کارروائیوں کی باتیں کرنے لگے ہیں ۔ یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہے ۔ انہیں تو سامنے آ کر ، کھڑے ہو کر سینہ تان کر ڈٹ کر کچھ کرنا ہوگا ۔ حضور گزارش یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی چالیس فیصد جو ہے یہ اس طرح نہیں ہے ۔ تو یہ ساڑھے ۳۹ کر لیں ، ۴۱ کر لیں ۔ ویسے اگر یہ تکلیف فرمائیں ۔

ایک دن میرے ساتھ طے کر لیں اور میرے ساتھ بازار چلیں تو میں یہاں پنڈی، اسلام آباد اور اس کے گرد و نواح کے شہروں میں انہیں کپڑوں کی دوکانوں پر لے جاؤں گا اور میں ثابت کروں گا کہ ۴۰ فیصد سے کم کپڑا اسمگل نہیں ہوتا ہے اور یہاں دوکانیں بھری پڑی ہیں۔ ہمیں یہ بتاتے کہ انہوں نے کپڑے کی سمگلنگ کو روکنے کے لئے باڑہ مارکیٹوں کو بند کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں اور کیا کر رہے ہیں ملکی صنعت کو برباد ہونے سے بچانے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ یہ اے فارم، بی فارم، سی فارم وہ تو اتنی بڑی سمگلنگ کا قصہ نہیں ہے۔ حضور یہ میرے ساتھ چلیں میں ثابت کرتا ہوں۔ ۴۰ فیصد کپڑا اسمگل ہوتا ہے۔ ... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: چوہدری صاحب ذرا میرٹ کی بات کریں اور اڈمیسبلٹی پر بات کریں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب میرٹ یہی ہے کہ یہاں پر کوئی بات نہ کریں کچھ نہ کہیں۔ سبحان اللہ کیا قواعد ہیں، قواعد کچھ نہیں ہیں یہ اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ پاکستان کے معاملات کو ٹھیک کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دیکھئے چوہدری صاحب مجھے ان کی پابندی کرنی ہے۔ لہٰذا آپ ذرا پارلیمانی انداز کو اپنائیں۔ سینیٹ کے ہاؤس کے اندر آپ ذرا.... (مداخلت)

جناب محمد طارق چوہدری: آپ چیئر کی آمریت قائم کرنے کی کوشش نہ کیجئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پلیز، آپ اڈمیسبلٹی پر بات کیجئے۔

جناب محمد طارق چوہدری: کیا بات ہے، آپ کیوں بار بار intercept کرتے ہیں۔ آپ ان کو بولنے دیں جو وزیر ہیں۔ آپ خود بخود حکومت کی نمائندگی مت کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چوہدری صاحب آپ اڈمیسبلٹی پر بات کریں۔

جناب محمد طارق چوہدری: چھوڑیں یار، میں بات ہی نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک ہذا میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ٹیکسٹائل انڈسٹری پر عالمی بنک کی اس رپورٹ کو زیر بحث لایا جائے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ پاکستان میں کپڑے کی ۴۰ فیصد ضرورت سمگل شدہ کپڑے سے پوری کی جاتی ہے۔ یہ ایک پرانی رپورٹ ہے جو ایک خاص واقعہ کے متعلق بھی نہیں ہے۔ یہ رپورٹ ایک عرصے پر محیط ہے۔ زیر بحث معاملہ کا تعلق وقت کے ایک جاری عمل سے ہے اس نوعیت کے معاملات کو حالیہ وقوع پذیر

واقعہ نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی اس کو فوری اہمیت کا حامل معاملہ گردانا جا سکتا ہے۔ اس قسم کے معاملہ کو قاعدہ ۱۸۷ کے تحت زیر بحث لایا جا سکتا ہے لیکن ایک تحریک التوا کے ذریعہ اس کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔ کیونکہ وسیع پیمانے پر سمگلنگ اور ملک میں پیدا ہونے والے خطرات کی صورتِ حال کے مکمل اثرات کو اس طرح زیرِ بحث لانا غیر تسلی بخش ثابت ہوگا۔ لہٰذا یہ تحریک خلافِ ضابطہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی عبداللطیف صاحب، اس کے بارے میں آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں تو فرمائیں۔

قاضی عبداللطیف : میں نے اس پر کوئی بات نہیں کی، ایک شعر کہنا چاہتا ہوں۔ اگر اجازت ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ ایڈجرمنٹ موشن نمبر ۳ ہے چوہدری طارق صاحب کی۔ اگر آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ذرا رولز کا خیال رکھیئے گا اور مہربانی کر کے اس latitude کا ناجائز فائدہ نہ اٹھایئے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب چیئرمین! ہمیں صبر و تحمل سے ایک دوسرے کی بات سننا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ بالکل ٹھیک ہے۔ مگر قواعد کے مطابق ہوگا جو کچھ ہوگا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جی ہاں، کچھ نہ کچھ الفاظ میں تشدد جو ہے وہ نہیں ہونا چاہیئے

جناب ڈپٹی چیئرمین : بالکل نہیں ہے۔ آپ نے میرے اس معزز بھائی . . . . (مداخلت)

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں ان سے بھی کہہ رہا ہوں لیکن آپ پر سب سے زیادہ ذمہ داری ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : تشریف رکھیئے۔ جی فرمایئے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب ابھی مجھے وسیم سجاد صاحب کہہ گئے ہیں کہ میں جا رہا ہوں اس لئے میں چاہوں گا کہ اس کو آئندہ اجلاس پر لے لیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نمبر ۴، جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب کی ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں نے واپس ہی لے لی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : طارق صاحب والی ایڈجرمنٹ موشن ڈیفر کرتے ہیں۔ جی شکریہ

نمبر ۳ مسٹر عبدالرحیم میرداد خیل۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب یہ تحریک نمبر ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ..

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرداد خیل صاحب، منسٹری کی طرف سے یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو اتوار کے لئے یا آئندہ سوموار کے لئے رکھیں کیونکہ منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کو میری موجودگی میں پیش کیا جائے۔ اتوار کو تو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہوگا اگر آپ چاہیں گے تو اس دن کے لئے رکھ لیں ورنہ پھر سوموار کو لے لیں گے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اتوار کو میں شاید چھٹی پر ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کے بعد کوئی دن رکھ لیں۔ شکریہ، ایجنڈے کی موشن، نمبر ۴ سرتاج عزیز صاحب۔

PRESENTATION OF REPORT U/R 164, EXTENSION FOR TIME

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I beg to move that:

"under sub-rule (1) of Rule 164 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, the time for presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on substitution of existing Chapter VI (comprising Rules 29 to 35) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, be extended till today, the 23rd April, 1987." . .

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب سرتاج عزیز صاحب نے یہ موشن پیش کی ہے۔

"under sub-rule (1) of Rule 164 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1973, the time for presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on substitution of existing Chapter VI (comprising Rules 29 to 35) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, be extended till today, the 23rd April, 1987."

(موشن منظور کر لی گئی)

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : "ہاں" کچھ بلند آواز میں نہیں کہہ سکتے ان کو کیا ہوگیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : "نہ"، میں تو کسی نے آواز ہی نہیں دی۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں نے تو کہا تھا لیکن آج ان کو کیا ہوگیا ہے۔

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I have the honour to submit on behalf of the Committee on Rules of Procedure and Proviliges this report on Chapter VI of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973 which was referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges on 19 January, 1987. The Committee considered the draft Rules referred to that is Rule 29 to 35 in its meeting held on 26th January, and 9th February and after carefully examining these Rules it unanimously recommended the Rules in the amended form as given in annexure 'B' to this report. The Rules recommended by the Committee are the same as recommended by the Rieview Committee in Chapter VI of its report on the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1986 except the following amendment:

> "In Rule 30 of the draft Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate for the word 'time' the words 'one or more days' shall be substituted."

The Committee unanimously recommends that Chapter VI comprising Rule 29 to 35 as amended may be passed by the Senate.

Mr. Chairman, I will also propose that the Senate may wish to take up the proposed rules when they take up the Rules of Procedure 1986 as a whole and when the time comes, I will be able to speak on it further.

جناب ڈپٹی چیئرمین : رپورٹ پیش ہوگئی ۔

Mr. Javed Jabbar: Point of order, Mr. Chairman. Mr. Chairman today is the first day of the new Parliamentary year. We have not yet heard a presentation of proposed legislative business for the whole year. It is a time honoured tradition in Parliaments all over the world that on the first day of business of any House the Treasury Benches tell the members, the poor members, that this is what they wish to do for the coming year. They tell the poor members who have to come from as for away as Karachi, for example that you are required to be here or next month or month after that for this proposed legislation. No such statement has been made; we have no idea what the Orders of the Day are going to be next week because suddenly, the Government might decide that this Bill is not important and some other Bill is more important. Secondly it is very strange that the Rules of Procedure and Privileges which have been under preparation for a year and three months have not been put on the Orders of the Day except this one Chapter that Mr. Sartaj Aziz has just presented. So, there seems to be a complete lack of planning and lack of scheduling and how are we supposed to

react to this at the drop of a hat or the press of a button we are supposed to run from Karachi and attend whenever the Government wants to present an important Bill. We do not know when the reports of the Council of Islamic Ideology are going to be presented and discussed in the House. So, Sir, I request you that through your courtesy the Government should announce its Parliamentary programmes for the remaining part of the Parliamentary Year. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس ایوان کی اس سے پہلے تو کوئی روایت نہیں ہے جہاں تک پارلیمنٹ کا تعلق ہے تو رول نمبر ۲۳ میں ہے۔

"The Secretary shall arrange Government business in such order as the Leader of the House or in his absence, any other Minister authorized by him in this behalf may intimate."

تو یہ گورنمنٹ کو پیش کرنا ہوتا ہے۔

جناب جاوید جبار : چیئرمین صاحب! یہ تو ایک functional چیز ہے۔ جب پورے سال کا ایک پروگرام طے ہو جاتا ہے وہ تو ایک functional بات ہے کہ سیکرٹری صاحب Order of the Day بنائیں گے

This does not spell out the Parliamentary Year convention all over the world.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب اقبال احمد خان صاحب۔

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین! یہ جو نکتہ اعتراض معزز سینیٹر نے اٹھایا ہے نہ تو اس کی پروویژن آئین میں ہے اور نہ رولز میں۔ اور نہ ہی ایسی precedent کسی پارلیمنٹ میں ہے۔ ان کا ارشاد گرامی ہے کہ ہمیں آج ایک سٹیٹمنٹ دینا چاہیئے تھا آئین میں صرف ایک آرٹیکل نمبر ۵۶ ہے جس میں درج ہے کہ جب نیا پارلیمنٹری year شروع ہو تو صدر مملکت دونوں ایوان پر مشتمل مشترکہ اجلاس میں ایک پالیسی سٹیٹمنٹ دیں گے وہ پالیسی statement آج سے چند روز پہلے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں صدر مملکت نے آئین کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے پیش کر دی تھی اور اب آئین کے مطابق دونوں ایوانوں میں اپنے مناسب وقت پہ زیر بحث آئے گی۔ ان کا یہ اعتراض نہ ہی کسی رول کے مطابق ہے اور نہ ہی آئین کے مطابق ہے۔ اس لئے اسے ruled out of order قرار دیا جائے۔

Mr. Javed Jabbar: Point of order, Sir, is referring to the lecture on the Armed Forces which was given to us the other day because that did not spell out any legislative business for Parliament?

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ اس پوائنٹ آف آرڈر کو تو میں رولڈ آؤٹ آف آرڈر کرتا ہوں، نہ ہماری کوئی روایت ہے اور نہ ہی دستور میں کوئی ایسی بات ہے ۔ تو سینٹ کے رول ۲۳ کا میں نے ذکر کیا ہے تو آپ کے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کو میں مسترد کرتا ہوں ۔

جی سرتاج عزیز صاحب نے رپورٹ پیش کی ہے ۔

— legislative business — Report laid

جناب اقبال احمد خان : آئٹم ۶ ۔ جناب چیئرمین ! مجھے بتلایا گیا ہے کہ اس بل پر فرسٹ ریڈنگ مکمل ہو چکی ہے اور اب یہ سیکنڈ ریڈنگ کی سٹیج پہ ہے اور میری اطلاع کے مطابق اس میں کوئی ترمیم پیش نہیں کی گئی ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ کلاز ۲، ۳، ۴، ۵ اس ایوان کے فیصلے کے لئے پیش کی جائیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ لہٰذا میں شق وار ان کو ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں ....

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, last time this Bill came up for discussion and I pointed out couple of technical flaws in the Bill.

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ ذرا پڑھ لیں .....

جناب جاوید جبار : میں اسی کی بات کر رہا ہوں ۔

I am talking about the Unani Ayurvedic

اسی میں منسٹر فار جسٹس اور چیئرمین صاحب نے یہ بات تسلیم کی اور کہا . . . .

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین ! میری اطلاع کے مطابق اگرچہ اس کو ascertain کرنا مناسب ہے ۔ ایجنڈے پر آئٹم نمبر ۸ اور نمبر ۹ میں، یہ فرنٹیئر کور بل ۸۷ء کی ترامیم میں certain technical defects تھے جن کو remove کرنا چاہیے تھا ۔ اگر معزز سینیٹر کا اعتراض درست ہے تو اس کو ریکارڈ سے چیک کر لیا جائے ۔ کیونکہ میری اطلاع یہی ہے کہ پوائنٹ آؤٹ اس سیکنڈ بل میں ہوا تھا یا پہلے میں، یہ کوئی technical defect نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ریکارڈ سے چیک کر لیا جائے۔ اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو بتا دیجئے گا۔ اگر کوئی ترامیم بھی Move کی ہوں تو وہ بھی بتا دیں۔

Mr. Javed Jabbar: Sir, since I had no idea what surprised the Government was going to spring on us I did not bring that Bill with me to Parliament today. That is my omission. In view of that it is up to you to decide what you wish to do?

میں نے اس میں ترامیم اس لئے نہیں دیں کیونکہ وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ اس پر وہ غور کریں گے اگر غور کرنے کے بعد وہ خود کوئی نئی شکل یا نئی ترمیم پیش کر دیتے تو پھر میری ترمیم کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسی لئے میں نے کوئی ترمیم نہیں دی۔ کیونکہ ہم نے revised draft دیکھا ہی نہیں۔

Mr. Deputy Chairman: In the said Act after section 24, the following new sections shall be inserted namely......

شق نمبر ۲ پیش کی جائے۔

قاضی عبداللطیف: جناب کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا کورم نہیں ہے۔ گھنٹی بجا دیں۔

(کورم کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی چیئرمین: گھنٹی بند کر دیں۔ اجلاس کو مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Sunday, April 26, 1987).

PCPPI—2482(87)Senate—10-3-1988—300.